خَيْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ (الحدیث)

(تم میں سے بہتر وہ ہے جو خود قرآن مجید سیکھے اور دوسروں کو سکھائے)

اسلامیات

تیسری جماعت کے لیے

سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو

طبع کنندہ

افیئر پبلشنگ ہاؤس، کراچی۔

جملہ حقوق بحق سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ جام شورو محفوظ ہیں

تیار کردہ: سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ جام شورو

منظور شدہ: صوبائی محکمہ تعلیم و خواندگی، حکومت سندھ
بمراسلہ نمبر ایس او (جی-1) ای اینڈ ایل کریکیولم-۲۰۱۴، کراچی
مؤرخہ: ۲۲ نومبر ۲۰۱۶ء
بطور واحد اسلامیات کتاب برائے مدارسِ صوبہ سندھ
صوبائی کمیٹی برائے جائزہ کتب ادارۂ نصاب و توسیع تعلیم ونگ سندھ، جام شورو کی تصحیح شدہ

نگرانِ اعلیٰ: پرویز احمد بلوچ (چیئرمین، سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ جام شورو)

نگران: عبدالباقی ادریس السندی

مُصنّف: پروفیسر عنایت علی خان ٹونکی

ایڈیٹرز:
- ☆ مفتی محمد الیاس زکریا میمن
- ☆ پروفیسر ڈاکٹر ثناءُاللہ بھٹو
- ☆ پروفیسر ڈاکٹر خلیل احمد کورائی
- ☆ پروفیسر ڈاکٹر عزیز الرحمٰن سیفی

صوبائی جائزہ کمیٹی

- ☆ پروفیسر ڈاکٹر ثناءُاللہ بھٹو
- ☆ پروفیسر ڈاکٹر خلیل احمد کورائی
- ☆ پروفیسر محمد یوسف شیخ
- ☆ پروفیسر بختیار امین
- ☆ پروفیسر مس ریحانہ میرانی
- ☆ پروفیسر حبیب النبی
- ☆ مسٹر خاوند ڈنو ابڑو
- ☆ مولانا عبدالحکیم پٹھان

طبع کنندہ

افیئر پبلشنگ ہاؤس، کراچی۔

مفت تقسیم کے لیے

فہرست

عنوان	صفحہ
باب اوّل : القرآن الکریم	
• تعارف	۱
• مقاصِد	۱
(الف) ناظرہ قرآن - عربی حُروف وحرکات کی پہچان	۲
• حُروفِ ہجاء اور ان کے ناموں کا چارٹ	۲
• حُروفِ ہجاء کی ایک دوسرے کے ساتھ ملنے کی صورت میں مختلف شکلیں	۵
• ایک دوسرے سے کٹے ہوئے حُروف کی شکلیں	۶
• حُروفِ ہجاء کو ملانے کے بعد مختلف دو حرفی اور تین حرفی الفاظ	۶
• حَرکات (اِعراب)	۷
• تینوں حرکات (زبر، زیر اور پیش) والے حروف	۱۰
• جَزم ـْـ	۱۲
• تَنوِین (ـً، ـٍ، ـٌ)	۱۳
• کھڑا زبر (ـٰـ)	۱۵
• کھڑی زیر (ـٖـ)	۱۶
• اُلٹا پیش (ـٗـ)	۱۶
• مَدّ (ـٓـ ، ـٓـ)	۱۸
• شَدّ (تشدید) (ـّـ)	۱۸
• حُروفِ مُقَطَّعات	۲۰
• رُموزِ اَوقاف	۲۱

(ب) حِفظِ قرآن: ۲۳
- سُوۡرَةُ الفَاتِحَةِ ۲۳
- سُوۡرَةُ الۡاِخۡلَاصِ ۲۳
- سُوۡرَةُ النَّصۡرِ ۲۳

(ج) حِفظ و ترجمہ: ۲۴
- تَعَوُّذ ۲۴
- تَسۡمِیَہ ۲۴
- تکبیر ۲۴
- کلمہ طَیّبہ ۲۴
- درود شریف ۲۴
- سُبۡحَانَ اللهِ، اَلۡحَمۡدُلِلّٰهِ، اَسۡتَغۡفِرُ اللهَ، مَاشَآءَ اللهُ، اِنۡ شَآءَ اللهُ ۲۵

باب دوم: ایمانیات اور عبادات

(الف) توحید، رسالت اور آخرت کا تعارف ۲۶
- توحید ۲۶
- رسالت ۲۷
- آخرت ۲۷

(ب) قرآن مجید کا تعارف اور تلاوت کے آداب ۲۹
- قرآن مجید کا تعارف ۲۹
- تلاوت کے آداب ۳۰

(ج) اوقاتِ نماز، آدابِ نماز، قبلے کا تعارف و اہمیت اور مسجد کی اہمیت و احترام ۳۲
- اوقاتِ نماز ۳۳
- آدابِ نماز ۳۴
- قبلے کا تعارف اور اہمیت ۳۶
- مسجد کی اہمیت و احترام ۳۸

باب سوم: سیرت طَیّبَہ

حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ طیّبہ: حضرت عبدالمُطّلِب کی وفات سے آغازِ وحی تک خصوصًا

(الف) حضرت ابوطالب کی کفالت ۴۱

- سفرِ شام ۴۴
- حِلف الفُضول ۴۶
- حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے نکاح ۴۸
- حَجرِ اَسوَد کی تنصیب ۵۰
- غارِ حراء میں خلوت نشینی ۵۲

(ب) حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی صداقت، امانت اور حُسنِ مُعاملات ۵۴

- حضور اکرم صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی صداقت ۵۴
- حضور اکرم صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی امانت ۵۶
- حضور اکرم صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے حُسنِ مُعاملات ۵۷

(ج) حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رواداری، صبر و تحمّل اور حُسنِ مُعاشرت ۵۹

- حضور اکرم صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رواداری ۵۹
- حضور اکرم صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا صبر و تحمّل ۶۰
- حضور اکرم صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حُسنِ معاشرت ۶۱

باب چہارم: اَخلاق و آداب

- بہن بھائیوں کے ساتھ اچھے تعلّقات 64
- رشتہ داروں کے ساتھ اچھے تعلّقات 65
- پڑوسیوں اور ساتھیوں کے ساتھ اچھے تعلّقات 68
- جھوٹ سے اجتناب 71
- چوری سے اجتناب 73
- غِیبت اور بہتان سے اجتناب 75
- گفتگو کے آداب 78

باب پنجم: ہدایت کے سر چشمے/مَشاہیرِ اِسلام

(الف) حضرت ابراہیم علیہ السّلام 80

(ب) حضرت ابو بکر صدِّیق رضی اللہ عنہ 83

- لغات 86

مفت تقسیم کے لیے

باب اوّل

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے

القرآن الکریم

تعارف

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کے پڑھنے کے بعد طلبہ و طالبات اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- حروف ہجاء کو پہچان سکیں۔
- حروف ہجاء کو صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھ سکیں۔
- قرآن مجید کی درست تلفظ اور روانی کے ساتھ تلاوت کر سکیں۔

قرآن مجید وہ کتاب ہے، جو اللہ تعالیٰ نے اپنے مقرّب فرشتے حضرت جبریل امین عَلَيۡهِ السَّلَام کے ذریعے اپنے پیارے رسول حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ (ترجمہ: حضرت محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور آپ کے آل اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر رحمت اور سلامتی ہو۔) پر نازل فرمائی۔ اس میں تیس پارے، ایک سو چودہ سورتیں، پانچ سو اٹھاون رکوع اور چھ ہزار دو سو چھتیس آیتیں ہیں۔ قرآن مجید تقریباً تیئیس (۲۳) سال کے عرصے میں نازل ہوا۔

مقاصد

اس باب کی تکمیل کے بعد طلبہ و طالبات اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

۱۔ قرآن مجید کے منتخب قواعد کے پڑھنے سے عربی حروف، حرکات و سکنات، تنوین، کھڑا زبر، کھڑی زیر، اُلٹا پیش، مدّ، شدّ، حُروف مُقطّعات اور رموزِ اوقاف کو مدِنظر رکھتے ہوئے قرآن مجید کو صحیح تلفّظ کے ساتھ پڑھ سکیں۔

۲۔ قرآن مجید کے مجوّزہ نصاب کو پڑھ سکیں، ترجمہ کر سکیں اور ترجمے کو پڑھ کر مفہوم اپنے الفاظ میں بیان کر سکیں اور عملی زندگی کے ساتھ اس کا تعلق جوڑ سکیں۔

مفت تقسیم کے لیے

۳۔ قرآن مجید کے مجوّزہ نصاب میں سے منتخب سورتوں کو یاد کرکے اللہ تعالیٰ اور اس کی کتاب سے محبت اور دلی لگاؤ قائم کرسکیں اور سچے اور باعمل مسلمان بننے کی کوشش کریں۔

(الف) ناظرہ قرآن۔عربی کے حُروف وحرکات کی پہچان

عربی حروف

عربی زبان کے حُروف کو "حُروفِ ہِجاء" یا "حروفِ تَہَجّی" کہتے ہیں۔ ان حُروف کو ملا کر الفاظ بنائے جاتے ہیں۔ان کی تعداد ۲۹ ہے۔

حُروفِ ہجاءاور ان کے ناموں کا چارٹ

نمبر شمار	حُروفِ ہجاء/ تَہَجّی	حروف کے نام
۱	ا	الف
۲	ب	با
۳	ت	تا
۴	ث	ثا
۵	ج	جیم
۶	ح	حا
۷	خ	خا
۸	د	دال
۹	ذ	ذال
۱۰	ر	را

نمبر شمار	حُروفِ ہجاء/ تَہَجّی	حروف کے نام
۱۱	ز	زا
۱۲	س	سین
۱۳	ش	شین
۱۴	ص	صاد
۱۵	ض	ضاد
۱۶	ط	طا
۱۷	ظ	ظا
۱۸	ع	عین
۱۹	غ	غین
۲۰	ف	فا

نمبر شمار	حُروفِ ہجاء/ تہجّی	حروف کے نام
۲۱	ق	قاف
۲۲	ك	کاف
۲۳	ل	لام
۲۴	م	میم
۲۵	ن	نون
۲۶	و	واو

نمبر شمار	حُروفِ ہجاء/ تہجّی	حروف کے نام
۲۷	ہ	ھا
۲۸	ء	همزه
۲۹	ی	یا

ہدایات برائے اساتذہ

اساتذہ کو چاہیے کہ وہ:

- طلبہ وطالبات کو حُروف ہجاء، ان کے اپنے اپنے مخصوص تلفّظات سے اس طرح یاد کروائے کہ وہ ان کو ترتیب سے یاد کر سکیں، پڑھ سکیں اور سُنا سکیں۔
- طلبہ وطالبات سے کلاس میں ان حُروف کے لکھوانے کا کام کرائے۔
- عملی کام میں طلبہ / طالبات سے انفرادی طور پر حُروفِ ہجاء اور ان کے ناموں کا چارٹ بنوا کر دیوار پر آویزاں کروائیں۔

مشق

۱- درج ذیل سوالات کے جوابات دیں۔

(۱) حُروفِ ہجاء کتنے ہیں؟

(۲) حُروفِ ہجاء کا دوسرا نام کیا ہے؟

(۳) حِروفِ ہجاء میں سے کوئی بھی پانچ حروف بغیر نقطے والے بیان کریں۔

۲- درست جواب پر ☑ کا نشان لگائیں۔

(۱) "ث" کا نام ہے:

(الف) ثے (ب) ثا (ج) سا

(۲) صاد کی شکل ہے:

(الف) ث (ب) س (ج) ص

(۳) "م" سے پہلے حرف آتا ہے:

(الف) ن (ب) ل (ج) و

۳- خالی جگہیں پر کریں:

اَ	بَ		ثَ	جَ		خَ		ذَ	رَ
	سَ	شَ		ضَ		ظَ	عَ		فَ
قَ		لَ		نَ					

حُروف ہِجاء کی ایک دوسرے کے ساتھ ملنے کی صورت میں مختلف شکلیں

اصلی شکل	ابتدائی شکل	درمیانی شکل	آخری شکل
ا	-	-	ـا
ب	بـ	ـبـ	ـب
ت	تـ	ـتـ	ـت
ث	ثـ	ـثـ	ـث
ج	جـ	ـجـ	ـج
ح	حـ	ـحـ	ـح
خ	خـ	ـخـ	ـخ
د	د	د	ـد
ذ	ذ	ذ	ـذ
ر	ر	ر	ـر
ز	ز	ز	ـز
س	سـ	ـسـ	ـس
ش	شـ	ـشـ	ـش
ص	صـ	ـصـ	ـص
ض	ضـ	ـضـ	ـض

اصلی شکل	ابتدائی شکل	درمیانی شکل	آخری شکل
ط	طـ	ـطـ	ـط
ظ	ظـ	ـظـ	ـظ
ع	عـ	ـعـ	ـع
غ	غـ	ـغـ	ـغ
ف	فـ	ـفـ	ـف
ق	قـ	ـقـ	ـق
ك	کـ	ـکـ	ـك
ل	لـ	ـلـ	ـل
م	مـ	ـمـ	ـم
ن	نـ	ـنـ	ـن
و	و	ـو	ـو
ہ	ھـ	ـھـ	ـه
ء	ئـ	ـئـ	ء
ی	یـ	ـیـ	ـی

فائدہ: ان حُروف میں سے کچھ حُروف ایسے ہیں، جن کے لکھنے کی اور بھی صورتیں ہیں۔ جیسے: ك (ک)، م (م)، ر (ر) ہ (ه)۔

ایک دوسرے سے کٹے ہوئے حُروف کی شکلیں

عـبـد	مـد ح	مـنـع	مـلـك	صـبـح
غـلـب	شـكـر	د مـغ	ر جـم	فـقـر
قـبـر	كـتـب	ثـمـن	سـفـر	طـعـم
جـمـع	حـلـم	حـمـد	عـظـم	لـبـن

حُروفِ ہِجاء کو ملانے کے بعد مختلف دو حرفی اور تین حرفی الفاظ

اخ	اب	ام	فم	هل
قل	بل	نم	شر	حر
الم	بعد	جبل	علم	جمع
زبر	حسن	طلب	عجز	شرف
فضل	قلم	ظلم	رسم	مدح

ہدایات برائے اساتذہ

اساتذہ کو چاہیے کہ وہ:

- طلبہ وطالبات کو حُروفِ ہجاء کی دی ہوئی چاروں صورتوں کی تحریری مشق کروائیں۔
- طلبہ وطالبات کو چند مختلف الفاظ سالم حُروف ہجاء کی صورت میں لکھوائیں، پھر اُن حُروفِ ہجاء کو ملانے کے بعد وہی الفاظ تحریر کروائیں۔
  مثلاً: ك ت ا ب ۔کتاب ۔س ب ح ا ن ۔ سبحان ۔ص غ ی ر ۔ صغیر-ك ب ی ر ۔کبیر ۔
  ج م ا ل= جمال- غ ا ل ب=غالب۔
- اساتذہ کم از کم پانچ مرکب حروف والے الفاظ طلبہ کو عملی کام کے لئے لکھوائیں، تاکہ وہ گھروں میں جا کر ان کو مفرد حروف کی شکل میں بنا کر کاپی میں لکھ کر لائیں۔

حَرَکات (اِعراب)

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کے پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- حرکات وسکنات کو جان سکیں۔
- حروف ہجاء بمع حرکات وسکنات کے تلفظ (آواز وادائیگی) کے انداز کو جان کر پڑھ سکیں۔

"حَرَکات" حَرَکت کی جمع ہے۔ حرکت کے معنی ہیں جنبش یا ہلنا۔ یہاں حرکت سے مراد زبر، زیر اور پیش ہیں۔ ان سب کو حرکات یا اِعراب کہتے ہیں۔ جس حرف پر ان حرکات میں سے کوئی بھی حرکت آ جائے، اس کو مُتحرِّک کہتے ہیں۔ زبر، زیر اور پیش کو مُنہ سے ادا کرتے وقت آواز میں جنبش آ جاتی ہے، اس لئے ہر علامت (زبر، زیر اور پیش) کو حرکت کہا گیا ہے۔ زبر کو فتحہ، زیر کو کسرہ اور پیش کو ضمّہ بھی کہا جاتا ہے۔

> جس الف پر کوئی بھی حرکت یا جزم ہو، اسے "ہمزہ" کہتے ہیں۔ جیسے: اَ، اِ، اُ

زبر یا فتحہ ـَـ والے مُفرَد حُروف

اَ بَ تَ ثَ جَ حَ خَ دَ ذَ رَ زَ سَ شَ صَ ضَ طَ ظَ

عَ غَ فَ قَ کَ لَ مَ نَ وَ ہَ ءَ یَ

زبر یا فتحہ ـَـ والے مُرکّب حُروف

سَ لَ مَ = سَلَمَ		جَ رَ بَ = جَرَبَ		عَ مَ لَ = عَمَلَ			
مَ رَ ضَ = مَرَضَ		ضَ رَ بَ = ضَرَبَ		فَ تَ حَ = فَتَحَ			
عَ بَ دَ = عَبَدَ		حَ مَ لَ = حَمَلَ		مَ نَ عَ = مَنَعَ			

> جس حرف پر فتحہ کی نشانی آئے اس حرف کو مفتوح کہتے ہیں۔

ہدایات برائے اساتذہ

اساتذہ کو چاہیے کہ وہ:

- طلبہ و طالبات سے زبر والے حُروف کی آوازوں کی اچھی طرح سے مشق کروائیں، تاکہ تمام زبر والے حُروفِ ہجاء کی آوازیں طلبہ و طالبات کو اچھی طرح سے ذہن نشین ہو جائیں۔
- طلبہ و طالبات کے سامنے ان زبر والے حروفِ ہجاء کو تحریر کریں اور پھر طلبہ وطالبات کو تحریر کرنے کے لئے کہیں۔
- طلبہ و طالبات کے سامنے خوش خط تحریر کی ہوئی سورۃ الاخلاص کو بورڈ پر آویزاں کریں اور طلبہ وطالبات کو کہیں کہ اس سورۃ میں زبر والے حُروف کو اپنی کاپی میں تحریر کریں۔
- طلبہ وطالبات کو کہیں کہ زبر والے حُروف ہجاء اپنی اپنی کاپیوں میں خوشخط تحریر کرکے لائیں۔

زیر یا کسرہ ـِ والے مُفرَد حُروف

اِ بِ تِ ثِ جِ حِ خِ دِ ذِ رِ زِ سِ شِ صِ ضِ طِ ظِ

عِ غِ فِ قِ کِ لِ مِ نِ وِ ہِ ءِ یِ

زیر یا کسرہ ـِ والے مُرَکَّب حُروف

اِ بِ لِ	=	اِبِلِ	سِ رِ فِ	=	سِرِفِ	جِ رِ فِ	=	جِرِفِ
تِ نِ سِ	=	تِنِسِ	شِ خِ رِ	=	شِخِرِ	ثِ تِ رِ	=	ثِتِرِ
مِ رِ دِ	=	مِرِدِ	مِ ثِ لِ	=	مِثِلِ	فِ سِ قِ	=	فِسِقِ

جس حرف پر کسرہ کی نشانی آئے اس حرف کو مکسور کہتے ہیں۔

ہدایات برائے اساتذہ

اساتذہ کو چاہیے کہ وہ:

- طلبہ و طالبات سے زیر والے حُروف کی آوازوں کی اچھی طرح سے مشق کروائیں، تاکہ تمام زیر والے حُروفِ ہجاء کی آوازیں طلبہ وطالبات کو اچھی طرح سے ذہن نشین ہو جائیں۔
- طلبہ وطالبات کو ان زیر والے حروفِ ہجاء کو بورڈ پر لکھ کر دکھائیں اور پھر طلبہ وطالبات کو تحریر کرنے کے لئے کہیں۔
- طلبہ وطالبات کے سامنے قرآن مجید کی چھوٹی سی سورت خوشخط تحریر کی ہوئی بورڈ پر آویزاں کریں اور طلبہ وطالبات کو کہیں کہ اس سورۃ میں زیر والے حُروف کو اپنی اپنی کاپی میں تحریر کریں۔

مفت تقسیم کے لیے

پیش یا ضمّہ ـُـ والے مُفرد حُروف

اُ بُ تُ ٹُ ثُ جُ حُ خُ دُ ذُ رُ زُ سُ شُ صُ ضُ طُ ظُ

عُ غُ فُ قُ کُ لُ مُ نُ وُ ہُ ءُ یُ

پیش یا ضمّہ ـُـ والے مُرکّب حُروف

مُ رُ دُ	=	مُرُدُ	جُ رُ فُ	=	جُرُفُ	سُ رُ فُ	=	سُرُفُ
شُ خُ ذُ	=	شُخُذُ	حُ لُ مُ	=	حُلُمُ	مُ رُ ضُ	=	مُرُضُ
ثُ مُ نُ	=	ثُمُنُ	قُ بُ لُ	=	قُبُلُ	نُ صُ رُ	=	نُصُرُ

جس حرف پر ضمہ کی نشانی آئے اس حرف کو مضموم کہتے ہیں۔

ہدایات برائے اساتذہ

اساتذہ کو چاہیئے کہ وہ:

- طلبہ وطالبات سے پیش والے حُروف کی آوازوں کی اچھی طرح سے مشق کروائیں، تاکہ تمام پیش والے حُروفِ ہجاء کی آوازیں طلبہ وطالبات کو اچھی طرح سے ذہن نشین ہو جائیں۔
- طلبہ وطالبات کو ان پیش والے حروفِ ہجاء کو بورڈ پر لکھ کر دکھائیں اور پھر طلبہ وطالبات کو تحریر کرنے کے لئے کہیں۔
- طلبہ وطالبات کے سامنے قرآن مجید کی چھوٹی سی سورت خوشخط تحریر کی ہوئی بورڈ پر آویزاں کریں اور طلبہ و طالبات کو کہیں کہ اس سورۃ میں پیش والے حُروف کو اپنی اپنی کاپی میں تحریر کریں۔

تینوں حرکات/اِعراب (زبر، زیر اور پیش) والے حُروف

اَاِاُ بَبِبُ تَتِتُ ثَثِثُ جَجِجُ حَحِحُ
خَخِخُ دَدِدُ ذَذِذُ رَرِرُ زَزِزُ سَسِسُ
شَشِشُ صَصِصُ ضَضِضُ طَطِطُ ظَظِظُ عَعِعُ
غَغِغُ فَفِفُ قَقِقُ کَکِکُ لَلِلُ مَمِمُ
نَنِنُ وَوِوُ ہَہِہُ ءَءِءُ یَیِیُ

فائدہ: طلبہ طالبات کو حرکات/اِعراب (زبر، زیر اور پیش) کی ہجے کرنے کا طریقہ اس طرح سمجھائیں:

اَ الف پر زبر- ہمزہ زبر اَ اِ الف کے نیچے زیر- ہمزہ زیر اِ اُ الف پر پیش- ہمزہ پیش اُ

بَ با پر زبر- با زبر بَ بِ با کے نیچے زیر- با زیر بِ بُ با پر پیش- با پیش بُ

تَ تا پر زبر- تا زبر تَ تِ تا کے نیچے زیر- تا زیر تِ تُ تا پر پیش- تا پیش تُ

ہدایات برائے اساتذہ

اساتذہ کو چاہیے کہ وہ:

- طلبہ وطالبات سے تینوں حرکات والی آوازیں پڑھوائیں اور لکھوائیں۔
- طلبہ وطالبات کے لئے کوئی چھوٹی سی سورت بورڈ پر آویزاں کریں اور انھیں کہا جائے کہ وہ اس سورت میں سے زبر، زیر اور پیش والے حُروف تحریر کریں۔ درج ذیل تختی کے اندر دیے گئے الفاظ میں اس مثال کی طرح حرکات کو واضح کریں۔

جیسے: نَصْرُ میں زبر والا حرف نَ ہے، زیر والا حرف کوئی بھی نہیں اور پیش والا حرف رُ ہے۔

الفاظ	زبر والے حروف	زیر والے حروف	پیش والے حروف
اَلْفَتْحُ			
کِبَرُ			
اَلْحِلْمُ			
عِبَرُ			
عَقَدُ			

مفت تقسیم کے لیے

جزم ـْـ

اس نشان کو (ـْـ) جزم کہا جاتا ہے۔ جس حرف پر جزم آجائے، اس کو "مجزوم" کہتے ہیں۔ جزم کو "سکون" بھی کہتے ہیں۔ وہ حرف، جس پر سکون کا نشان ہو، وہ "ساکن" کہلاتا ہے۔ یہ بات یاد رکھیں کہ جزم یا سکون شروع میں پہلے حرف پر نہیں آتا۔

فائدہ: جزم کے ہجے کرنے کا طریقہ یہ ہے: اَبْ الف پر زبر- با پر جزم- الف با زبر اَبْ
اِبْ الف کے نیچے زیر- با پر جزم- الف با زیر اِبْ اُبْ الف پر پیش- با پر جزم- الف با پیش اُبْ

جزم ـْـ والے مُفرَد حُروف

عَ نْ　دَ سْ　مِ نْ　وُ دْ　رَ دْ　غَ مْ　ھُ مْ
كَ فْ　سِ لْ　حُ رْ　خِ فْ　تُ وْ　اَلْ حَ مْ دُ

جزم ـْـ والے مُرَكَّب حُروف

مِنْ　غَمْ　هُمْ　كَفْ　سِلْ　حُرْ　خِفْ
تُوْ　جَبْ　اَلْحَمْدُ　اَعُوْذُ　نَعْبُدُ　اُنْصُرْ　قُلْ

جزم ـْـ والے مُفرَد و مُرَكَّب حُروف

مِ نْ هُ مْ = مِنْهُمْ　　اَنْ تُ مْ = اَنْتُمْ
مُ سْ رِ فُ وْ نَ = مُسْرِفُوْنَ　　مَ نَ عْ تُ مْ = مَنَعْتُمْ
اَلَ مْ نَ شْ رَ حْ = اَلَمْ نَشْرَحْ　　اُنْ زِ لَ اِ لَ یْ كَ = اُنْزِلَ اِلَيْكَ

ہدایت برائے اساتذہ

اساتذہ کو چاہیے کہ وہ:

- طلبہ وطالبات سے جزم یا سکون کی مشق کے لئے پہلے دو حُروف والے الفاظ کی مشق کرائیں، پھر آہستہ آہستہ زیادہ حُروف والے الفاظ کی مشق بڑھاتے جائیں۔

مشق

۱- درج ذیل سوالات کے جوابات دیں۔

(۱) حرکت کسے کہتے ہیں؟

(۲) اس علامت ـِـ کو کیا کہتے ہیں؟

(۳) مُتحرِّک کسے کہتے ہیں؟

(۴) پیش کا دوسرا نام کیا ہے؟

۲- درست جواب پر ☑ کا نشان لگائیں۔

(۱) فتحہ کہتے ہیں:

(الف) زیر کو (ب) زبر کو (ج) پیش کو (د) جزم کو

(۲) جس حرف پر جزم کا نشان آئے، اسے کہتے ہیں:

(الف) مُتحرِّک (ب) مضموم (ج) مجزوم (د) مکسور

(۳) جزم کا دوسرا نام ہے:

(الف) سکون (ب) فتحہ (ج) کسرہ (د) ضمہ

۳- اس چارٹ کے پہلے کالم کے خانوں میں مُفرد حُروف کے الفاظ دیے گئے ہیں۔ ان الفاظ کے حُروف مُرکَّب کی شکل میں بنا کر دوسرے کالم کے خانوں میں لکھیں۔

مُفرَد حروف	مُرکَّب حُروف
مَ نْ	
فَ ضْ لُ	
كَ رِ يْ مُ	

مُفرَد حروف	مُرکَّب حُروف
كِ تَ ا بُ	
رَ حْ مَ ا نُ	
رَ حِ يْ مُ	

۴- اس چارٹ کے پہلے کالم کے خانوں میں مرکب حُروف کے الفاظ دیے گئے ہیں۔ ان الفاظ کے حُروف مفرد کی شکل میں بنا کر دوسرے کالم کے خانوں میں لکھیں۔

مُرکَّب حُروف	مُفرَد حروف
اَلْحَمْدُ	
يُنْفِقُوْنَ	
مُفْلِحُوْنَ	

مُرکَّب حُروف	مُفرَد حروف
لَمْ تُنْذِرْهُمْ	
اَبْصَارِهِمْ	
يَخْدَعُوْنَ	

تنوِین (ـً ، ـٍ ، ـٌ)

تنوین دو زبر (ـً)، دو زیر (ـٍ) اور دو پیش (ـٌ) کو کہتے ہیں۔ تنوین کے ہجے کا طریقہ یہ ہے:

تً تا کے اوپر دو زبر تا دو زبر تَن - جٍ جیم کے نیچے دو زیر جیم دو زیر جِن - قٌ قاف کے اوپر دو پیش قاف دو پیش قُن. آپ نے ان مثالوں سے دیکھ لیا کہ تنوین سے نون ساکن کی آواز پیدا ہوتی ہے۔

دو زبر (ـً)

اً بً تً ثً جً حً خً دً ذً رً زً سً شً صً ضً طً ظً

عً غً فً قً كً لً مً نً وً ةً ءً یً

فائدہ: (۱) دو زبر والے حُروف کو الف سے ملا کر لکھا جاتا ہے۔ جیسے: اَفْوَاجًا مگر اس شکل میں لکھی ہوئی "ة" پر اگر دو زبر آجائیں تو اس کے ساتھ الف نہیں آتا۔ جیسے: حَیٰوةً.

فائدہ: (۲) دو زبر کے بعد "ی" آجائے تو اس "ی" کو نہیں پڑھا جاتا۔ جیسے: اَذًی = اَذَنْ - مَدًی = مَدَنْ۔

فائدہ: (۳) تنوین ہمیشہ لفظ کے آخر والے حرف پر آتی ہے۔

دو زبر والے حُروف کی مثالیں

غَالِبًا	شَرْقًا	عُسْرًا	يُسْرًا	خَيْرًا	ظُلْمًا	غُلْبًا	آبًا
مَتَاعًا	مَحْمُوْدًا	حَامِدًا	قُدْرَةً	شَهَادَةً	عِبَادَةً	رِسَالَةً	رَغْبَةً

ہدایات برائے اساتذہ

اساتذہ کو چاہیے کہ وہ:

- طلبہ وطالبات کو الف سے یا تک دو زبر کی ہجے کروائیں اور کاپی پر مشق کروائیں۔
- طلبہ وطالبات کو آگاہ کریں کہ دو زبر والی تنوین کی آواز سے نون ساکن کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ جیسے: اً = اَنْ۔ بً = بَنْ۔ جً = جَنْ۔ اسی طرح باقی تمام حروف ہجاء میں "ی" تک مشق کروائیں۔

دو زیر (ـٍـ)

اٍِ بٍ تٍ ثٍ جٍ حٍ خٍ دٍ ذٍ رٍ زٍ سٍ شٍ صٍ ضٍ

طٍ ظٍ عٍ غٍ فٍ قٍ كٍ لٍ مٍ نٍ وٍ هٍ ءٍ يٍ

دو زیر والے حُروف کی مثالیں

فَمٍ نُسُكٍ فَضْلٍ نَفْسٍ قَدْرٍ بَعْضٍ

شَأْنٍ عَادٍ كِلَابٍ بِتَابِعٍ كَلَمْحٍ فَاكِهَةٍ

دو پیش (ـٌـ)

اٌ بٌ تٌ ثٌ جٌ حٌ خٌ دٌ ذٌ رٌ زٌ سٌ شٌ صٌ ضٌ

طٌ ظٌ عٌ غٌ فٌ قٌ كٌ لٌ مٌ نٌ وٌ هٌ ءٌ يٌ

دو پیش والے حُروف کی مثالیں

اَبٌ اَخٌ حَمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ قَمَرٌ شَمْسٌ

شَجَرٌ ضَرْبٌ قُدْرَةٌ بَاسِطٌ رَفِيْعٌ كِتَابٌ شِقَاقٌ

ہدایات برائے اساتذہ

اساتذہ کو چاہیے کہ وہ:

- طلبہ وطالبات کو الف سے یا تک دوزیر اور دو پیش کی ہجے کروائیں اور کاپی پر تحریر کروائیں۔
- طلبہ وطالبات کو دوزیر اور دو پیش کی ہجے کا طریقہ پہلے دیے ہوئے طریقوں کے مطابق مشق کروائیں۔

  دوزیر۔ جیسے : اٍ- الف کے نیچے دوزیر ہمزہ دوزیر اِن- بٍ- با کے نیچے دوزیر با دوزیر بِن۔

  دوپیش۔ جیسے : اٌ- الف پر دو پیش ہمزہ دو پیش اُن- بٌ- با پر دو پیش با دو پیش بُن

  اسی طرح باقی تمام حُروفِ ہجاء میں ”ی“ تک ہجے کروائیں۔
- طلبہ وطالبات کو آگاہ کریں کہ دوزیر اور دو پیش والی تنوینوں کی آوازوں سے بھی نون ساکن پیدا ہوتا ہے۔

  دوزیر۔ جیسے : اٍ=اِن- بٍ=بِن- تٍ=تِن- جٍ = جِن- دو پیش۔ جیسے: اٌ=اُن- بٌ=بُن- ثٌ=ثُن- جٌ = جُن اسی طرح باقی تمام حُروف ہجاء میں ”ی“ تک ہجے کروائیں۔

کھڑا زبر (ـٰـ)

کھڑا زبر، زبر کی ایک قسم ہے۔ فرق یہ ہے کہ اس زبر کو کھینچ کر پڑھتے ہیں، جس کی وجہ سے اس زبر میں الف کی آواز پیدا ہو جاتی ہے۔ کھڑا زبر میں زبر کی جگہ پر الف کا چھوٹا نشان دیا جاتا ہے۔ کھڑا زبر کی ہجے کا طریقہ یہ ہے: اٰ - ہمزہ کھڑا زبر اٰ۔ بٰ - با کھڑا زبر بَا۔ تٰ - تا کھڑا زبر تَا۔

اٰ بٰ تٰ ثٰ جٰ حٰ خٰ دٰ ذٰ رٰ زٰ سٰ شٰ صٰ ضٰ

طٰ ظٰ عٰ غٰ فٰ قٰ كٰ لٰ مٰ نٰ وٰ هٰ ءٰ يٰ

کھڑا زبر والے حُروف کی مثالیں

قٰلَ مٰلِكِ اٰدَمُ اٰمَنَ سُبْحٰنَ سَمٰوٰتٌ كَلِمٰتٍ مَاٰرِبُ

ہدایات برائے اساتذہ

اساتذہ کو چاہیے کہ وہ:

- طلبہ وطالبات کو کھڑا زبر کے تمام حُروف پڑھ کر سنائیں اور طلبہ سے اجتماعی وانفرادی طور پر پڑھوائیں۔
- طلبہ وطالبات کو عملی کام کے طور پر سورہ قریش سے کھڑا زبر کے چار نئے الفاظ تحریر کرنے کے لئے کہیں۔

کھڑی زیر (ـٖـ)

"کھڑی زیر" زیر کی ایک قسم ہے۔ اس میں زیر کو کھینچ کر پڑھا جاتا ہے جس کی وجہ سے "ی" کی آواز پیدا ہو جاتی ہے۔ اس صورت میں یہ نشان ـٖ زیر کی جگہ آتا ہے۔ کھڑی زیر کے ہجے کا طریقہ یہ ہے:

اٖ - ہمزہ کھڑی زیر اِیْ۔ بٖ با کھڑی زیر بِیْ۔ تٖ تا کھڑی زیر تِیْ۔

اٖ بٖ تٖ ثٖ جٖ حٖ خٖ دٖ ذٖ رٖ زٖ سٖ شٖ صٖ ضٖ

طٖ ظٖ عٖ غٖ فٖ قٖ كٖ لٖ مٖ نٖ وٖ هٖ ءٖ يٖ

کھڑی زیر کی مثالیں

بِهٖ　یُحْیِ　اِبْرٰهِمَ　الْفِهِمَ　وَقِيْلِهٖ

مِثْلِهٖ　مِيْثَاقِهٖ　قَوْمِهٖ　اٰيٰتِهٖ

ہدایات برائے اساتذہ

اساتذہ کو چاہیے کہ وہ:

- طلبہ وطالبات کو کھڑی زیر کے تمام حروف پڑھ کر سنائیں اور طلبہ/طالبات سے اجتماعی وانفرادی طور پر پڑھوائیں۔
- طلبہ وطالبات کو عملی کام کے طور پر کھڑی زیر کے پانچ نئے الفاظ تحریر کرنے کے لئے کہیں۔

اُلٹا پیش (ــٗ)

الٹا پیش (ــٗ) پیش کی ایک قسم ہے۔ اس میں پیش کو کھینچ کر پڑھا جاتا ہے جس کی وجہ سے "واو" کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ جیسے: ہٗ = هُوْ - بٗ = بُوْ - تٗ = تُوْ۔ اُلٹا پیش کے ہجے کا طریقہ یہ ہے:

أ- ہمزہ اُلٹا پیش اُوْ -　بٗ- با اُلٹا پیش بُوْ -　تٗ- تا اُلٹا پیش تُوْ-

اُ　بٗ　تٗ　ثٗ　جٗ　حٗ　خٗ　دٗ　ذٗ　رٗ　زٗ　سٗ　شٗ　صٗ　ضٗ

طٗ　ظٗ　عٗ　غٗ　فٗ　قٗ　كٗ　لٗ　مٗ　نٗ　وٗ　هٗ　ءٗ　یٗ

اُلٹا پیش کی مثالیں

وَلَهٗ　دَاوٗدُ　اَثْقَلَهٗ　كَلِمَتُهٗ　سُبْحٰنَهٗ　رَسُوْلَهٗ

رَحْمَتُهٗ　عَهْدَهٗ　نَبَذَهٗ　مَالُهٗ　وَجْهَهٗ

ہدایات برائے اساتذہ

اساتذہ کو چاہیے کہ وہ:

- طلبہ وطالبات کو پہلے خود مثالی طور پر الٹا پیش والے حُروف ہجاء پڑھ کر سنائیں اور اُلٹا پیش کی کم از کم دس مثالیں قرآن مجید سے تلاش کروائیں۔
- طلبہ وطالبات کو اُلٹا پیش کے تمام حُروف پڑھ کر سنائیں اور طلبہ وطالبات سے اجتماعی وانفرادی طور پر پڑھوائیں۔
- طلبہ وطالبات کو عملی کام کے طور پر اُلٹے پیش کے پانچ نئے الفاظ قرآنی قاعدہ سے تلاش کرکے تحریر کرنے کے لئے کہیں۔

مشق

۱- درج ذیل سوالات کے جوابات دیں۔

(۱) تنوین کسے کہتے ہیں؟

(۲) تنوین سے کس حرف کی آواز پیدا ہوتی ہے؟

(۳) زبر اور کھڑا زبر میں کیا فرق ہے؟

(۴) الٹا پیش سے کس حرف کی آواز پیدا ہوتی ہے؟

۲- درست جواب پر ☑ کا نشان لگائیں۔

(۱) تنوین کی نشانی ہے:

(الف) ـَـ (ب) ـٰـ (ج) ـٍـ

(۲) درج ذیل حُروف میں سے کھڑی زیر کی مثال ہے:

(الف) اٰمَنَ (ب) بِهٖ (ج) مَالُهٗ

۳- درج ذیل خانوں میں سے تنوین کی مثالوں والے حروف سامنے دیے گئے چارٹ میں لکھیں۔

حَامِدًا	مَحْمُوْدًا
بَعْضٍ	نَفْسٍ
بَاسِطٌ	كِتَابٌ

مَدّ (ــــ ، ــــ)

مَدّ کے لفظی معنی ہیں کھینچنا۔ مد کی دو قسم ہیں: ایک بڑی مدّ ــــ ۔ دوسری چھوٹی مَدّ ــــ
بڑی مدّ (ــــ) کی مقدار پانچ الف ہے اور چھوٹی مدّ (ــــ) کی مقدار تین الف ہے۔

بڑی مَدّ کی مثالیں

سَمَآءٌ سَوَآءٌ مَآءٌ وَرَآءٌ جَآءَ بَلَآءٌ صَفْرَآءُ خُلَفَآءُ

چھوٹی مَدّ کی مثالیں

لَآ اِلٰهَ وَمَآ اُنْزِلَ فَلَآ اِثْمَ لَا تَهْوٰٓی اَنْفُسُكُمْ مَاذَآ اُجِبْتُمْ

شدّ (تشدید) (ــّـ)

شدّ (ــّـ) تین دندانے والے نشان کو کہتے ہیں۔ جس حرف پر شدّ آ جائے، اس کو مُشدّد کہتے ہیں۔
مُشدّد حرف کو زور دے کر پڑھا جاتا ہے۔ جیسے: مَدَّ ۔ حَلَّ ۔

شدّ (ــّـ) کی مثالیں

اَبَّ رَبَّ قَصَّ حَسَّ شَرٌّ فَجٌّ يَحُضُّ يَفِرُّ نُمِدُّ

ہدایت برائے اساتذہ

اساتذہ کو چاہیے کہ وہ:

- طلبہ وطالبات کو مدّ والے الفاظ خود پڑھ کر سنائیں اور بچوں سے اجتماعی وانفرادی طور پر مدّ والے الفاظ پڑھوائیں اور عملی طور پر مدّ والے پانچ الفاظ لکھنے کو کہیں۔
- طلبہ وطالبات کو شدّ والے الفاظ خود پڑھ کر سنائیں اور بچوں سے اجتماعی وانفرادی طور پر شدّ والے الفاظ پڑھوائیں اور عملی طور پر شدّ والے پانچ الفاظ لکھنے کو کہیں۔

مشق

۱- درج ذیل سوالات کے جوابات دیں۔

(۱) مدّ کسے کہتے ہیں؟

(۲) مدّ کی کتنی قسمیں ہیں؟

(۳) بڑی مدّ کی مقدار کتنی ہے؟

(۴) شد کسے کہتے ہیں؟

(۵) حرف مُشدّد کسے کہتے ہیں؟

(۶) حرف مُشدّد کو کس طرح پڑھتے ہیں؟

۲- درست جواب پر ☑ کا نشان لگائیں۔

(۱) چھوٹی مدّ کی نشانی ہے:

(الف) ـٚـ　　(ب) ـٓـ　　(ج) ـٍـ

(۲) چھوٹی مدّ کی مقدار ہے:

(الف) ایک الف　　(ب) دو الف　　(ج) تین الف

(۳) درج ذیل میں مُشدّد حرف ہے:

(الف) اٰمَنَ　　(ب) کَرِیْمٌ　　(ج) رَبٌّ

اساتذہ سے خصوصی گزارش

- اس باب میں جو قواعد جگہ بہ جگہ ذکر کیے جا رہے ہیں، ان قواعد کو ذہن نشین کرانے کے بعد مشق اور اِجراء پر زیادہ توجہ دی جائے۔

حُرُوفِ مُقَطَّعَات

قرآن مجید کی چودہ سورتیں ایسی ہیں، جن کی ابتداء حُروف ہِجاء سے ہوئی ہے۔ ان حُروف کو ''حُرُوفِ مُقَطَّعَات'' کہا جاتا ہے۔ ان کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ ان حُروف کو اپنے اپنے ناموں سے پڑھا جائے گا۔ ذیل میں ان کا طریقہ دیا جا رہا ہے۔

نمبر شمار	حُروف مُقطّعات	نام	سورۃ نمبر	آیت نمبر
١	صٓ	صَآدْ	٣٨	١
٢	قٓ	قَآفْ	٥٠	١
٣	نٓ	نُوْنْ	٦٨	١
٤	طٰهٰ	طَاهَا	٢٠	١
٥	طٰسٓ	طَاسِيْنْ	٢٧	١
٦	يٰسٓ	يَاسِيْنْ	٣٦	١
٧	حٰمٓ	حَامِيْمْ	٤٠	١
٨	الٓمّٓ	اَلِفْ لَآمّ مِيْمْ	٢	١
٩	الٓرٰ	اَلِفْ لَآمْ رَا	١٠	١
١٠	طٰسٓمّٓ	طَاسِيْنْ مِيْمْ	٢٦	١
١١	عٓسٓقٓ	عَيْنْ سِيْنْ قَافْ	٤٢	٢
١٢	الٓمّٓصٓ	اَلِفْ لَآمّ مِيْمْ صَآدْ	٧	١
١٣	الٓمّٓرٰ	اَلِفْ لَآمّ مِيْمْ رَا	١٣	١
١٤	كٓهٰيٰعٓصٓ	كَآفْ هَا يَا عَيْنْ صَآدْ	١٩	١

رُموزِاَوْ قاف

رُموزِاوقاف قرآن مجید کے ان اشارات کو کہتے ہیں، جن کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ قرآن مجید کی آیات کی تلاوت کے دوران کن الفاظ پر رُکنا چاہیے۔ ایسے مشہور اشارات ذیل میں دیے جارہے ہیں۔

نمبر شمار	اشارات	اشارات کے مخصوص نام اور پوری عبارت	اشارات کا مطلب
۱	○	وَقْف تام	یہ گول دائرہ آیت کے ختم ہونے کی علامت ہے۔
۲	م	وَقْف لازم	یہاں پر ضرور ٹھہرنا چاہیے۔
۳	ط	وَقْف مُطلَق	یہاں پر ٹھہرنا چاہیے۔
۴	ج	وَقْف جائز	یہاں ٹھہرنا بہتر ہے۔ نہ ٹھہرنا جائز ہے۔
۵	ز	وَقْف مُجَوَّز	یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔
۶	ص	وَقْف مُرَخَّص	اختیار ہے، یہاں ٹھہریں یا نہ ٹھہریں۔
۷	ق	قِيْلَ عَلَيْهِ الْوَقْفُ	یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔
۸	لا	لَا وَقْفَ عَلَيْهِ	یہاں نہ ٹھہرنا ضروری ہے۔
۹	قِف	يُوْقَفُ عَلَيْهِ	یہاں ٹھہرنا ضروری ہے۔
۱۰	صل	قَدْ يُوْصَلُ	یہاں ٹھہرنا زیادہ بہتر ہے۔
۱۱	صلے	اَلْوَصْلُ اَوْلٰی	یہاں ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔
۱۲	∴ ∴	مُعَانَقَة	جب ایسے نقطے کسی لفظ یا جملے سے پہلے اور بعد میں آئیں تو کسی ایک جگہ پر ٹھہرنا چاہیے اور دوسری جگہ پر نہ ٹھہریں۔
۱۳	ك	كَذٰلِكَ	جو اشارہ پہلے تھا وہ اس جگہ پر بھی ہے۔

فائدہ: قرآن مجید میں مختلف جگہوں پر کچھ آیات کے آخر میں "السجدة" کا لفظ لکھا ہوا ہوتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ آیت پوری کرنے کے بعد سجدہ کرنا چاہیے۔

مشق

۱- درج ذیل سوالات کے جوابات دیں۔

(۱) ان حروف نٓ-طسٓ-عٓسٓقٓ کو کیا کہتے ہیں؟

(۲) رموزِ اوقاف کا مطلب کیا ہے؟

(۳) قرآن مجید میں مختلف جگہوں پر کچھ آیات کے آخر میں "السجدۃ" کا لفظ لکھا ہوا ہوتا ہے، اس کا کیا مطلب ہے؟

۲- کالم الف میں دیے گئے اشارات کو کالم ب میں لکھی گئی درست عبارت سے ملائیں۔

کالم الف	کالم ب
○	یہاں پر ضرور ٹھہرنا چاہیے۔
م	یہ گول دائرہ آیت کے ختم ہونے کی علامت ہے۔
لا	یہاں ٹھہرنا بہتر ہے۔ نہ ٹھہرنا جائز ہے۔
ج	یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔

(ب) حفظِ قرآن: سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ - سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ - سُوْرَةُ النَّصْرِ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کے پڑھنے کے بعد طلبہ و طالبات اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- منتخب سورتیں درست تلفظ سے زبانی یاد کر کے روانی سے قراءت کر سکیں۔
- نماز میں اور نماز کے علاوہ پڑھ سکیں۔

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ۝۱ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ۝۲ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۭ۝۳ اِيَّاكَ نَعْبُدُ
وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۭ۝۴ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ۝۵ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ
عَلَيْهِمْ ڏ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ۝۷

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ يَلِدْ ڏ وَ لَمْ يُوْلَدْ ۙ۝۳ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ
كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴

سُوْرَةُ النَّصْرِ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ ۙ۝۱ وَ رَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ
اَفْوَاجًا ۙ۝۲ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرْهُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝۳

ہدایت برائے اساتذہ

اساتذہ کو چاہیے کہ وہ:

- طلبہ و طالبات کو روزانہ ہر سورت کی ایک ایک آیت اتنی مرتبہ پڑھوائیں اور دہروائیں کہ یہ سورتیں انھیں برزبان یاد ہو جائیں۔

(ج) حِفظ و ترجمہ:

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کے پڑھنے کے بعد طلبہ و طالبات اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- کلمات مسنونہ کو درست تلفظ سے زبانی یاد کر کے پڑھ سکیں۔
- کلمات مسنونہ کے ترجمہ و مفہوم کو بیان کر سکیں۔

تعوّذ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط

ترجمہ: میں پناہ مانگتا / مانگتی ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے۔

تسمیہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

ترجمہ: شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

تکبیر: اَللّٰهُ اَكْبَرُ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔

کلمہ طیّبہ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ: نہیں ہے کوئی عبادت کے لائق سوائے اللہ تعالیٰ کے۔ حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

درود شریف: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

ترجمہ: اے اللہ! حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور ان کی اولاد پر اسی طرح رحمت فرما، جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر رحمت فرمائی۔ بیشک تو قابلِ تعریف اور بزرگی والا ہے۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

ترجمہ: اے اللہ! حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور ان کی اولاد پر اسی طرح برکت نازل فرما، جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائی۔ بیشک تو قابلِ تعریف اور بزرگی والا ہے۔

مسنون کلمات	مفہوم	استعمال
سُبْحَانَ اللهِ	اللہ تعالیٰ ہر کمی اور عیب سے پاک ہے۔	جب کوئی بھی اچھی چیز دیکھیں تو یہ الفاظ کہیں۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ	ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔	اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کا خیال کر کے یہ الفاظ کہیں۔
اَسْتَغْفِرُ الله	میں اپنی تمام غلطیوں اور گناہوں کی اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا/مانگتی ہوں۔	جب کوئی بُری چیز دیکھیں یا بُری بات سُنیں تو یہ الفاظ کہیں۔
مَا شَآءَ اللهُ	جیسا اللہ تعالیٰ نے چاہا۔	جب کوئی اچھی چیز دیکھیں یا کسی کی تعریف کریں تو یہ الفاظ کہیں۔
اِنْ شَآءَ اللهُ	اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔	جب کسی کام کا ارادہ کریں یا کوئی وعدہ کریں تو یہ الفاظ کہیں۔

ہدایات برائے اساتذہ

- طلبہ وطالبات کو درج بالا مسنون کلمات کے الفاظ اور ترجمہ خوب یاد کروائیں۔
- طلبہ وطالبات کو مسنون کلمات کے ناموں اور اصطلاحات کا چارٹ بنانے کے لئے کہیں اور اصطلاحات کو آپس میں دہرانے کے لئے کہیں۔
- دورانِ کلاس ان مسنون کلمات کا استعمال طلبہ سے کروائیں۔

باب دوم

ایمانیات اور عبادات

(الف) توحید، رسالت اور آخرت کا تعارف

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کے پڑھنے کے بعد طلبہ و طالبات اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- توحید کے معنیٰ اور مفہوم کو جان سکیں۔
- رسالت کے معنیٰ اور مفہوم سے آگاہ ہو سکیں۔
- آخرت کے معنیٰ اور مفہوم سے روشناس ہو سکیں۔

دینِ اسلام کی بنیاد جن عقائد پر ہے ان میں سے تین درج ذیل ہیں۔

- عقیدۂ توحید
- عقیدۂ رسالت
- عقیدۂ آخرت۔

یہ تینوں عقائد اسلام کے بنیادی عقائد کہلاتے ہیں۔

۱۔ توحید: دل سے اللہ تعالیٰ کو ایک سمجھنے اور زبان سے اس کا اقرار کرنے کو توحید کہتے ہیں کہ جو کچھ ہوتا ہے صرف اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتا ہے اور جس نے یہ سمجھا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ بھی کسی کا حکم چلتا ہے وہ نہ توحید کو سمجھا اور نہ اس نے اللہ تعالیٰ کو ایک مانا یعنی اس بات پر یقین رکھنا کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے، اس کا کوئی بھی شریک نہیں۔ تمام مخلوق اپنے وجود کے لئے اس کی محتاج ہے۔ وہ کسی کا محتاج نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نہ کوئی ماں باپ ہیں، نہ اولاد۔ اس جیسا کوئی بھی نہیں۔ اسی نے انسانوں اور دوسری مخلوق کو پیدا کیا ہے۔ اس کے حکم سے سب کو موت آتی ہے۔ وہ اپنی مخلوق پر بہت مہربان ہے۔ اور ساری نعمتیں اللہ تعالیٰ نے ہی دی ہیں۔

۲- رسالت : رسالت کا مطلب یہ ہے کہ توحید کے ساتھ اس بات پر بھی ایمان لانا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں تک احکام پہنچانے کے لئے اپنے نیک بندے مقرر فرمائے جنھیں نبی اور رسول کہتے ہیں۔ نبی اور رسول سچے ہوتے ہیں، کبھی جھوٹ نہیں بولتے، گناہ کے کام نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ کے تمام احکام بندوں تک پہنچا دیتے ہیں، سب سے آخر میں ہمارے پیارے نبی حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو رسول بنا کر بھیجا گیا۔ دنیا میں بہت سے انبیاء علیہم السلام آئے لیکن ان کی تعداد خدا تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ چند مشہور پیغمبروں کے نام یہ ہیں:

حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت داوٗد علیہ السلام، حضرت زکریا علیہ السلام، حضرت یحییٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے علاوہ قرآن مجید میں دوسرے انبیاء اور رسولوں کے نام بھی آئے ہیں، سب سے آخر میں ہمارے پیارے رسول حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو رسول بنا کر بھیجا گیا۔

حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تمام نبیوں کے سردار ہیں۔ دوسرے نبی اپنی اپنی قوموں کی ہدایت کے لئے آئے اور ہمارے نبی اور رسول حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ساری دنیا کے تمام انسانوں کی ہدایت کے لئے تشریف لائے۔ اب چونکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد انسانیت کی ہدایت کا اور ان کو اللہ کی طرف بلانے کا کام آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی امت کو کرنا ہے اس لئے اب کوئی نبی نہیں آئے گا۔

۳- آخرت : آخرت کے معنی ہیں "سب سے آخر میں آنے والی چیز"۔ آخرت سے مراد قیامت کا وہ دن ہے، جس میں بندوں کو اپنے کیے ہوئے اعمال کا حساب دینا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کے رسولوں نے بتایا کہ انسانوں کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور انھوں نے اپنی زندگی میں جو اچھے یا بُرے کام کیے ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کا حساب لے گا۔ پھر جن لوگوں نے اچھے کام کیے ہوں گے، وہ جنت کے باغوں میں رہیں گے۔ وہاں جو بھی چیز مانگیں گے فوراً مل جائے گی۔ جن لوگوں نے بُرے کام کیے ہوں گے، ان کو دوزخ کی آگ میں ڈال دیا جائے گا۔

اس لئے ہمیں بُرے کاموں سے بچنا چاہیے اور اچھے کام کرنے چاہییں۔ اس طرح ہم جنت میں جائیں گے اور وہاں ہمیں بہت ساری نعمتیں ملیں گی۔

یاد رکھیں

- ایمان کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کو سچے دل سے ایک مان لینا، اس پر یقین رکھنا اور زبان سے اس کا اقرار کرنا۔
- توحید، رسالت اور آخرت ایمان کے تین بنیادی عقائد میں سے ہیں جن پر دوسرے عقائد کی طرح ایمان لانا ضروری ہے۔

مشق

۱- درج ذیل سوالات کے جوابات دیں۔

۱- اسلام کے بنیادی عقائد کون کون سے ہیں؟

۲- توحید سے کیا مراد ہے؟

۳- رسالت سے کیا مراد ہے؟

۴- آخرت کے دن سے کون سا دن مراد ہے اور اس دن کیا ہوگا؟

۵- اللہ تعالیٰ کے مشہور انبیاء علیہم السلام میں سے چار نبیوں کے نام لکھیں۔

۲- خالی جگہیں پُر کریں۔

(الف) تمام مخلوق اپنے .... کے لیے اس کی محتاج ہے۔

(ب) اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اچھی باتیں بتانے کے لئے جو نیک بندے بھیجے انھیں .... کہتے ہیں۔

(ج) سب سے آخر میں ہمارے پیارے .... کو رسول بنا کر بھیجا گیا۔

(د) جن لوگوں نے اچھے کام کیے ہوں گے وہ.........کے باغوں میں رہیں گے۔

(ب) قرآن مجید کا تعارف اور تلاوت کے آداب

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کے پڑھنے کے بعد طلبہ و طالبات اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- قرآن مجید کا مختصر تعارف جان سکیں۔
- قرآن مجید کی تلاوت کے آداب سے آگاہ ہو سکیں۔

ا- قرآن مجید کا تعارف:

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے یعنی انھیں اچھے اور بُرے کاموں سے واقف کرانے کے لئے رسولوں پر کتابیں نازل فرمائیں۔ ان کتابوں میں خاص کتابیں چار ہیں۔

• توریت	حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر نازل ہوئی۔
• زبور	حضرت داؤد علیہ السّلام پر نازل ہوئی۔
• انجیل	حضرت عیسیٰ علیہ السّلام پر نازل ہوئی۔
• قرآن مجید	ہمارے نبی حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر نازل ہوا۔

ان کتابوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کے لئے ہدایت کا پیغام تھا۔ آخر میں ہمارے پیارے نبی حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر قرآن مجید نازل ہوا۔ ہمارے پیارے نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ آخری رسول ہیں اور قرآن مجید آخری کتاب ہے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے بعد نہ کوئی رسول آئے گا، نہ کوئی کتاب۔

اور قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے اٹھایا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۔ (سورۃ الحجر: ۹)

ترجمہ: یقیناً ہم ہی نے قرآن مجید کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

اس کتاب میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے ایسی باتیں بتائی ہیں، جن پر عمل کرنے سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔ نماز پڑھنے اور دوسرے نیک عمل کرنے والے مثلاً: والدین، رشتہ داروں، ہمسایوں اور ساتھیوں کے ساتھ حُسنِ سلوک، کسی کی غیبت اور تہمت سے اجتناب کرنے والے دنیا میں پُرسکون اور اچھی زندگی گزارتے ہیں اور آخرت میں جنت کی اعلیٰ نعمتیں پائیں گے۔ قرآن مجید پڑھنے کا بہت ثواب ہے۔ اس کا ایک ایک حرف پڑھنے پر دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے۔

ہمیں ان باتوں سے یہ سبق ملتا ہے کہ ہم قرآن مجید پڑھ کر، اس کا مطلب سمجھ کر اور اس میں بتائی ہوئی باتوں پر عمل کریں تو ہم اچھے انسان بن جائیں گے اور اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو کر ہمیں دنیا اور آخرت کی نعمتیں دے گا۔

۲- تلاوت کے آداب: تلاوت کے معنی ہیں لکھی ہوئی چیز کو پڑھنا۔ مگر یہ لفظ عام طور پر قرآن مجید پڑھنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، دوسری کتابوں کے پڑھنے کے لئے نہیں۔ قرآن مجید کوئی عام کتاب نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم الشان کتاب ہے۔ اس لئے اسے عام کتابوں کی طرح نہیں پڑھنا چاہیے بلکہ اس کی تلاوت کے کچھ آداب ہیں جو درج ذیل ہیں:

- قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی پاک کتاب ہے اس لئے ہمیں وضو کرکے پاک ہونا چاہئے۔
- بہتر ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کے دوران قبلہ رخ ہو کر بیٹھنا چاہئے۔
- تلاوت شروع کرتے وقت سب سے پہلے اعوذ باللہ اور بسم اللہ مکمل پڑھنی چاہیے۔
- قرآن مجید کا احترام کرنا چاہیے اور تلاوت کے دوران احتیاط سے کسی اونچی جگہ رکھنا چاہیے۔
- قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا چاہیے۔
- لیٹ کر قرآن مجید کھول کرکے تلاوت کرنا ادب کے خلاف ہے۔
- قرآن مجید کو تجوید اور خوب صورت آواز سے پڑھنا چاہیے۔
- قرآن مجید کی تلاوت سنتے ہوئے خاموش رہنا چاہیے اور اسے توجہ سے سننا چاہیے۔
- تلاوت کرتے وقت اس کے اوراق ادب واحترام سے پلٹنے چاہییں۔
- تلاوت کے دوران ہنسنا، فضول کام کرنا اور بلا ضرورت گفتگو کرنا درست نہیں ہے۔
- تلاوت ختم کرکے ادب سے اسے اپنی جگہ پر رکھنا چاہیے۔

یاد رکھیں

- ایمان کا مطلب ہے کہ کسی بات کو سچے دل سے ماننا، اس پر یقین رکھنا اور زبان سے اس کا اقرار کرنا۔
- توحید، رسالت اور آخرت ایمان کے تین بنیادی عقائد ہیں، جن پر ایمان لانا بہت ضروری ہے۔

مشق

۱- درج ذیل سوالات کے جوابات دیں۔

۱- توریت کس رسول پر نازل ہوئی؟

۲- حضرت داؤد علیہ السلام پر جو کتاب نازل ہوئی، اس کا نام کیا ہے؟

۳- تلاوت کے کیا معنی ہیں؟

۴- تلاوت کے آداب میں سے کوئی بھی تین آداب بیان کریں۔

۲- خالی جگہیں پُر کریں۔

(الف) ہمارے پیارے نبی حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر .... نازل ہوا۔

(ب) قرآن مجید کا ایک ایک حرف پڑھنے پر .... نیکیوں کا ثواب ملتا ہے۔

(ج) قرآن مجید کی تلاوت کے لیے ہمیں .... کرکے پاک ہونا چاہیے۔

(د) انجیل حضرت .... پر نازل ہوئی۔

۳- کالم -۱ کے الفاظ کو کالم -۲ کے مناسب الفاظ سے ملا کر جملے مکمل کریں۔

کالم -۱	کالم -۲
حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر	توریت نازل ہوئی۔
حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر	زبور نازل ہوئی۔
حضرت موسیٰ علیہ السلام پر	قرآن مجید نازل ہوا۔
حضرت داؤد علیہ السلام پر	انجیل نازل ہوئی۔

(ج) اوقاتِ نماز، آدابِ نماز، قبلے کا تعارف و اہمیت، اور مسجد کی اہمیت و احترام

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کے پڑھنے کے بعد طلبہ و طالبات اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- نماز کی حقیقت اور اہمیت جان سکیں۔
- نماز کے فوائد سے روشناس ہو سکیں۔
- اوقاتِ نماز سے آگاہ ہو سکیں۔
- آدابِ نماز سے متعارف ہو سکیں۔

جامع مسجد سکھر

تعارف: انسان کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ براہ راست رابطہ اور تعلق کو عبادت کہا جاتا ہے۔ پھر ان عبادات میں سب سے زیادہ اہمیت نماز کی ہے۔ نماز ہر عاقل و بالغ مسلمان پر فرض ہے۔ یعنی تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو نماز ضرور پڑھنی چاہیے۔

نماز کی اہمیت: مسلمانوں کی پہلی پہچان یہ ہے کہ وہ پانچ وقت نماز پڑھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نماز پڑھنے والوں سے راضی ہوتا ہے اور نماز نہ پڑھنے والوں سے ناراض رہتا ہے۔ آخرت میں جب تمام انسانوں سے ان کے اعمال کا حساب لیا جا رہا ہوگا تو سب سے پہلے نماز کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ تم نماز پڑھتے تھے یا نہیں۔ نماز پڑھنے سے آدمی پاک و صاف رہتا ہے اور گندگیوں اور نجاستوں سے دور رہتا ہے۔ اسی طرح وہ بہت سی بیماریوں سے بچ جاتا ہے۔

نماز کے فوائد: جماعت سے نماز پڑھنے کا ثواب گھر میں نماز پڑھنے سے بہت زیادہ ہے۔ جب ہم مسجد میں جمع ہو کر نماز پڑھتے ہیں تو ہمیں وقت کی پابندی کا سبق ملتا ہے۔ اسی طرح مسجد میں امیر و غریب سب کندھے سے کندھا ملا کر نماز پڑھتے ہیں تو سب مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی نظر میں برابر ہونے کا احساس ہوتا ہے اور امیر و غریب کا فرق ختم ہو جاتا ہے۔ یہی بات اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ مسجد میں پانچ وقت نماز پڑھنے والے مسلمانوں کی آپس میں دوستی ہو جاتی ہے اور وہ ایک دوسرے کے غم و خوشی میں شریک ہوتے ہیں اور ان کے اندر ایک دوسرے کے لئے ہمدردی پیدا ہوتی ہے۔

۱- اوقاتِ نماز

اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان پر دن رات میں پانچ وقت نماز فرض کی ہے۔ ہر نماز سے پہلے اذان دی جاتی ہے اور جماعت کی نماز کے لئے اقامت کہی جاتی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

(ترجمہ) بیشک نماز مؤمنوں پر اوقاتِ (مقررہ) میں ادا کرنا فرض ہے۔

(سورۃالنساء : ۱۰۳)

ذیل میں ہم نمازوں کے ناموں اور اوقات نماز کا چارٹ پیش کر رہے ہیں۔

نماز کے نام	وقتِ نماز
(۱) فجر	صبح صادق سے لے کر سورج نکلنے سے پہلے تک۔
(۲) ظہر	سورج کے ڈھلنے سے عصر کی نماز سے پہلے تک۔
(۳) عصر	ظہر کا وقت ختم ہونے کے بعد سے لے کر سورج ڈوبنے سے پہلے تک۔
(۴) مغرب	سورج ڈوبنے پر شروع ہوتا ہے۔
(۵) عشاء	مغرب کی نماز کا وقت ختم ہو جائے تو عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے جو صبح صادق تک رہتا ہے۔

۲- آدابِ نماز

جس طرح ہم اپنے بزرگوں کے سامنے ادب سے کھڑے ہوتے ہیں، اس سے زیادہ ادب سے ہمیں اللہ تعالیٰ کے سامنے یعنی نماز میں کھڑا ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات سب سے اعلیٰ ہے اس لئے ہمیں اس کے سامنے جا کر کھڑا ہونے کے لئے اپنے آپ کو پاک کرنا چاہیے۔ اس کے لئے تین قسم کی پاکیزگی ضروری ہے:

- لباس پاک ہونا چاہیے۔ اگر لباس پر کسی قسم کی گندگی لگی ہو تو اسے دھو کر پاک کر لینا چاہیے۔
- وضو کے ذریعے جسم کو پاک کرنا چاہیے۔
- پاک جگہ کھڑے ہو کر نماز ادا کرنی چاہیے۔
- قبلے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنی چاہیے۔

نماز میں اپنے خیال کو یکسوئی و عاجزی سے اللہ تعالیٰ کی ذات کی طرف کرنا چاہیے۔ نماز پڑھتے ہوئے ہمیں اِدھر اُدھر اور اوپر نیچے دیکھنے کے بجائے سجدے کی جگہ پر نظر رکھنی چاہیے۔ نماز میں بات چیت بھی نہیں کرنی چاہیے۔ بات چیت کرنے اور سینہ پھیر کر اِدھر اُدھر دیکھنے اور ہنسنے بولنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ ہمیں نماز میں یہ سمجھ کر ادب سے کھڑا ہونا، رکوع اور سجدہ کرنا چاہیے کہ ہمارا پیارا اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیں دیکھ رہا ہے اور ہمیں نماز پڑھتے دیکھ کر راضی ہو رہا ہے۔

نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ پڑھنی چاہیے۔ جماعت میں نماز پڑھنے کا ثواب گھر میں نماز پڑھنے سے بہت زیادہ ہوتا ہے۔ بچوں کو مسجد میں بڑوں کی طرح ادب واحترام سے بیٹھنا چاہیے۔ بھاگ دوڑ، کھیل کود، شور و غل اور شرارت نہیں کرنی چاہیے۔

ہمیں اس سے سبق ملتا ہے کہ نماز کا اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑا رُتبہ ہے۔ نماز اللہ تعالیٰ سے رابطہ اور ملاقات کا ایک ذریعہ ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم پانچوں وقت پابندی کے ساتھ مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھیں تاکہ ہم دنیا میں آپس میں محبّت اور پیار کے ساتھ زندگی گزار سکیں اور آخرت میں بھی ہمارے لئے فلاح و نجات ہو۔

یاد رکھیں

☜ اذان: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کے وہ الفاظ، جن کے ذریعے نمازوں کے اوقات میں مسلمانوں کو مسجد میں بلانے کے لیے ادا کیے جاتے ہیں۔

☜ اِقامت: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کے وہ الفاظ، جن کے بعد امام صاحب نماز شروع کرتے ہیں۔

مشق

۱- درج ذیل سوالات کے جوابات دیں۔

۱- نماز کن لوگوں پر فرض ہے؟

۲- آخرت میں سب سے پہلے کس عمل کا حساب لیا جائے گا؟

۳- نمازِ فجر کا وقت بیان کریں۔

۲- خالی جگہیں پُر کریں۔

۱- نماز کے لئے لباس .... ہونا چاہیے۔

۲- نماز .... جگہ کھڑے ہو کر ادا کرنی چاہیے۔

۳- جماعت سے .... پڑھنے کا ثواب گھر میں نماز پڑھنے سے بہت زیادہ ہوتا ہے۔

۳- درست جواب پر ☑ کا نشان لگائیں۔

۱- نماز کے لئے پاکیزگی ضروری ہے:

(الف) دو قسموں کی　　(ب) تین قسموں کی　　(ج) چار قسموں کی

۲- نماز میں نظر رکھنی چاہیے:

(الف) سامنے کسی بھی جگہ پر　　(ب) سجدے کی جگہ پر　　(ج) اپنے سینے پر

ہدایات برائے اساتذہ

اساتذہ کو چاہیے کہ وہ:

- طلبہ وطالبات کو کسی بھی قریبی مسجد میں ساتھ لے جائیں اور وضو کروائیں اور نماز پڑھنے کا عملی مظاہرہ کروائیں۔
- طلبہ وطالبات سے آداب نماز، پانچ وقتی نمازوں کے نام اور ان کے اوقات کار کا چارٹ بنوائیں۔

۳- قبلے کا تعارف اور اہمیت

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کے پڑھنے کے بعد طلبہ و طالبات اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- قبلے کا مختصر تعارف جان سکیں۔
- قبلے کی تعمیرات اور فضیلت سے روشناس ہوسکیں۔

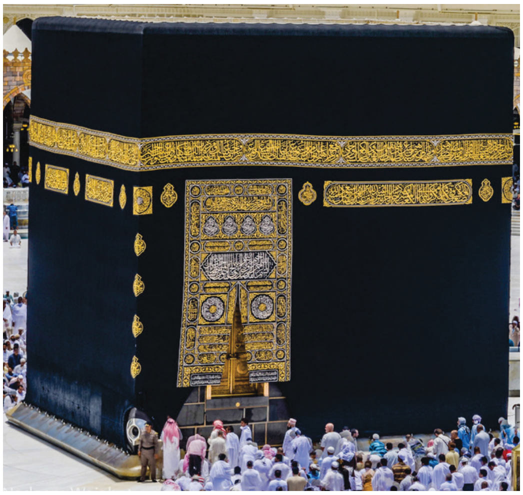

خانہ کعبہ

تعارف: مسلمان جس رُخ پر نماز پڑھتے ہیں، اس کو قبلہ کہا جاتا ہے۔ مسلمانوں کا قبلہ خانۂ کعبہ ہے۔ اس کا دوسرا نام بیت اللہ بھی ہے۔ بیت اللہ کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کا گھر۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وہ گھر ہے، جس کی طرف رُخ کرکے پوری دنیا کے مسلمان نماز پڑھتے ہیں۔ خانۂ کعبہ مکّہ مکرمہ میں مسجد الحرام میں واقع ہے۔

یہ وہ جگہ ہے، جو اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام جگہوں سے زیادہ محبوب ہے۔ اس کی تعمیر اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السّلام نے اپنے بیٹے، حضرت اسماعیل علیہ السّلام کے ساتھ مل کر کی تھی۔ اس جگہ کے ایک کونے میں حجرِ اسود نصب ہے۔ حجرِ اسود کے معنی ہیں کالا پتھر۔ یہ جنّت کا ایک پتھر ہے۔ حج اور عمرہ ادا کرنے والے نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سنت کے مطابق اسے چومتے ہیں۔

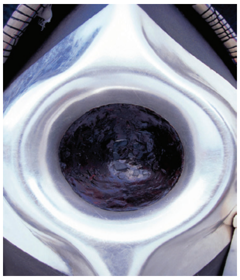

حجرِ اسود

خانۂ کعبہ بڑی شان والی جگہ ہے۔ اس جگہ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوتی رہتی ہیں۔ مسلمان اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس خانۂ کعبہ کا طواف کرتے ہیں یعنی اُس کے اردگرد چکر لگاتے ہیں۔ وہاں ایک نماز ادا کرنے سے ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔

پیارے بچو! آپ کو یہ معلوم ہوا کہ خانہ کعبہ بڑی شان والی اور اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑی محبوب جگہ ہے۔ یہ جگہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کی جگہ ہے۔ ہمیں چاہیے کہ کعبۃ اللہ کا ادب واحترام کریں۔ اس کی طرف مُنہ اور پُشت کرکے پیشاب نہ کریں اور قبلہ کی طرف پاؤں نہ پھیلائیں۔

سرگرمی برائے طلبہ

طلبہ وطالبات کو چاہیے کہ اپنے اساتذہ کی مدد سے دیے گئے نقشے میں سے "کعبۃ اللہ" کے جگہ کو گول دائرے سے نشان کریں۔

مشق

۱- درج ذیل سوالات کے جوابات دیں۔

۱- قبلہ کس کو کہا جاتا ہے؟

۲- بیت اللہ کے کیا معنی ہیں؟

۳- خانۂ کعبہ کہاں واقع ہے؟

۴- کعبۃ اللہ کی تعمیر کس نبی نے کی تھی؟

۲- خالی جگہیں پُر کریں۔

(الف) مسلمان جس رخ پر .... پڑھتے ہیں، اس کو قبلہ کہا جاتا ہے۔

(ب) خانۂ کعبہ .... میں واقع ہے۔

(ج) خانۂ کعبہ کے کونے میں .... نصب ہے۔

(د) حج اور عمرہ ادا کرنے والے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سنت کے مطابق اسے .... ہیں۔

ہدایات برائے اساتذہ

اساتذہ کو چاہیے کہ وہ:

- طلبہ وطالبات کو کعبۃ اللہ کی تعمیر کا قصّہ اور مقامِ ابراہیم کے متعلق بتائیں۔
- طلبہ وطالبات کو بتائیں کہ ہمیں حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ہر عمل کا اتّباع کرنا ضروری ہے۔
- بچوں کو طواف سمجھائیں۔

۴- مسجد کی اہمیت واحترام

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کے پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

• مسجد کے معنی ومفہوم کو جان سکیں۔ • مسجد کی اہمیت واحترام سے روشناس ہوسکیں۔

مسجد قباء

مسجد کے معنیٰ: مسجد کے معنی ہیں "سجدہ کرنے کی جگہ"۔ مسجدیں وہ جگہیں ہیں جہاں مسلمان اکٹھے ہو کر پانچوں وقت جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں، قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتے ہیں۔

مسجد کی اہمیت: جب مسلمان کوئی شہر یا گاؤں آباد کرتے ہیں تو سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا گھر یعنی مسجد تعمیر کرتے ہیں۔ ہمارے پیارے نبی حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ جب مکّہ مکرّمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو مدینہ کے نزدیک "قباء" نامی گاؤں میں مسجد تعمیر فرمائی، جو آج بھی "مسجد قُباء" کے نام سے مشہور ہے، جو مسلمانوں کا بڑا مرکز اور شرف والی مسجد ہے۔

حضور اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہاں بھی ایک مسجد تعمیر کروائی، جو "مسجد نبوی" کے نام سے یاد کی جاتی ہے۔ مسجد قباء اور مسجد نبوی کی تعمیر کے کام میں آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے خود بھی حصہ لیا۔ مساجد میں کعبۃ اللہ کی مسجد، جو "مسجد الحرام" کے نام سے مشہور ہے، سب مسجدوں پر فضیلت رکھتی ہے۔ اس کے بعد مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کا درجہ ہے۔ مسجد اقصیٰ فلسطین میں واقع ہے۔

مسجدیں اللہ کے گھر ہیں۔ ان میں اللہ کی رحمتیں برستی رہتی ہیں۔ ہمارے پیارے نبی حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ "سب سے پیاری جگہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک مسجدیں ہیں"۔ اس لئے مسجدوں کی تعمیر کا بڑا اجر و ثواب ہے۔

مسجد کا احترام: مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ ان مقدّس جگہوں کا احترام کریں۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ مسجد میں شور وغل اور کھیل کود نہ کریں۔ جب تک مسجد میں رہیں تو باوضو ہو کر رہیں۔ جماعت سے پہلے اور بعد میں اللہ کی عبادت، قرآن مجید کی تلاوت اللہ تعالیٰ کے ذکر اور درود شریف پڑھنے میں مشغول رہیں۔

مسجدیں اللہ تعالیٰ کے پاک گھر ہیں، اس لیے مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ان پاک جگہوں کا احترام کریں،

بچوں کو چاہیے کہ وہ مسجد میں شور اور کھیل کود نہ کریں، جب تک مسجد میں بیٹھیں تو باوضو رہنا افضل ہے، جماعت سے نماز پڑھنے سے قبل اللہ تعالیٰ کی عبادت، قرآن مجید کی تلاوت، اللہ تعالیٰ کے ذکر اور درود شریف پڑھنے میں مشغول رہنا بہتر ہے۔

سرگرمی برائے طلبہ

- طلبہ کو چاہیے کہ اپنے اساتذہ یا والدین سے وضو کرنے کا طریقہ سیکھیں۔
- اساتذہ کو چاہیے کہ طلبہ سے آدابِ مسجد کے متعلق عملی مظاہرہ کروائیں۔

مشق

۱- درج ذیل سوالات کے جوابات دیں۔

۱- مسجد کے کیا معنی ہیں؟

۲- ہمارے پیارے نبی حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے جب مکّہ سے مدینہ ہجرت فرمائی تو سب سے پہلے کس جگہ پر مسجد تعمیر فرمائی اور وہ مسجد کس نام سے مشہور ہے؟

۳- مسجد نبوی کس شہر میں واقع ہے؟

۴- مسجد اقصیٰ کس ملک میں واقع ہے؟

۲- درست جواب پر ☑ کا نشان لگائیں۔

۱- سب سے زیادہ پیاری جگہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہیں:

(الف) مسجدیں (ب) کھیل کے میدان (ج) تفریح گاہیں

۲- مسجد نبوی تعمیر ہوئی:

(الف) مسجد قباء سے پہلے (ب) مسجد قباء کے بعد (ج) مسجد قباء کی تعمیر کے ساتھ

۳- سب مسجدوں پر فضیلت رکھتی ہے:

(الف) مسجد الحرام (ب) مسجد نبوی (ج) مسجد اقصیٰ

۳- خالی جگہیں پُر کریں۔

۱- مسجدیں .... کا گھر ہیں۔

۲- جب تک مسجد میں رہیں تو .... ہو کر رہیں۔

۳- حضور اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے .... کے نزدیک قُباء نامی گاؤں میں مسجد تعمیر فرمائی۔

ہدایات برائے اساتذہ

اساتذہ کو چاہیے کہ وہ:

- طلبہ وطالبات کے سامنے مساجد کی فضیلت کے متعلق احادیث بیان کریں تاکہ مسجد کی اہمیت ان کے ذہنوں میں راسخ ہو جائے۔
- طلبہ وطالبات کو مسجد کے آداب کا خاص خیال رکھنے کی ترغیب دیں تاکہ مسجد کے آداب ان کی عادت کا ایک حصہ بن جائیں۔

باب سوم

سیرتِ طَیِّبَہ

حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ طیّبہ: حضرت عبدالمطّلب کی وفات سے آغازِ وحی تک خصوصًا

"سیرت" کے معنی ہیں عادت اور طریقہ۔"طیّبہ" کے معنی پاکیزہ کے ہیں۔ سیرتِ طیّبہ سے مراد حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی وہ عادتیں اور طریقے ہیں، جو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی مبارک زندگی میں اختیار فرمائے۔ حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرتِ طیّبہ کا مطالعہ کرنا اور اس پر عمل کرنا مسلمانوں کے لئے ضروری ہے۔

قرآن مجید میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرتِ طیّبہ کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ. (سورۃ الاحزاب: ۲۱)

ترجمہ: رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زندگی میں تمھارے لئے بہترین نمونہ ہے۔

رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حیات طیّبہ کے جملہ پہلو دینوی واخروی زندگی میں کامیاب ہونے کے لئے پوری انسانیت کے لئے مشعلِ راہ ہیں ۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ذاتی وشخصی کردار مثلاً صداقت، امانت، حُسنِ معاملات، رواداری، صبر وتحمّل اور حُسنِ معاشرت وغیرہ ایسے بہترین نمونے ہیں، جو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہی کی سیرتِ طیّبہ کے علاوہ اور کہیں بھی نہیں ملتے۔

(الف) حضرت ابو طالب کی کفالت - سفرِ شام - حِلف الفضول - حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے نکاح - حجرِ اسود کی تنصیب اور غارِ حراء میں خلوت نشینی

۱- حضرت ابو طالب کی کفالت

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کے پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- حضور اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ابتدائی حالات کے اہم واقعات سے روشناس ہو سکیں۔
- حضرت ابو طالب کی کفالت سے آگاہ ہو سکیں۔

حضور اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ولادت باسعادت:

ہمارے پیارے نبی حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ عرب کے شہر مکّہ مکرّمہ میں پیدا ہوئے، جہاں اللہ تعالیٰ کا گھر یعنی کعبہ ہے۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا تعلق قُریش خاندان کی ایک شاخ بنو ہاشم سے تھا۔ قبیلۂ قُریش عربوں میں عزّت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی پیدائش ربیع الاول کے مہینے میں صبح کے وقت ہوئی۔

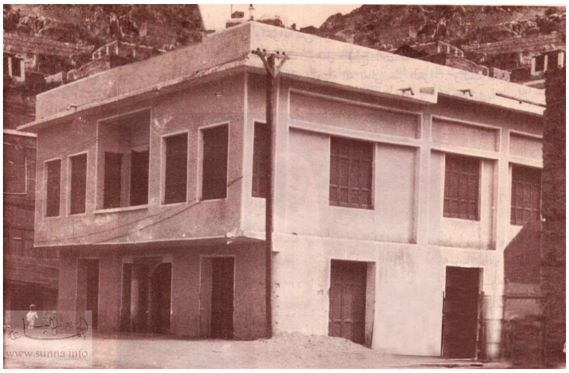

وہ جگہ جہاں حضور اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ولادت باسعادت ہوئی۔

حضور اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی پرورش:

حضور اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اپنی والدہ حضرت آمنہ کے بطن مبارک میں ہی تھے کہ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے والد حضرت عبداللہ کا انتقال ہو گیا۔ اسی طرح آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ یتیم ہو کر اس دنیا میں آئے۔ جب آنحضرت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اس دنیا میں تشریف لائے تو آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے دادا حضرت عبدالمُطّلِب آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اُٹھا کر سیدھے خانۂ کعبہ پہنچے، وہاں ان

کے لئے دعا کی اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ انھوں نے ساتویں دن قریش کی عام دعوت کی اور آپ کا نام حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ رکھا۔

عرب کے گھرانوں میں یہ رواج تھا کہ بچوں کو دودھ پلانے اور ان کی پرورش کے لئے دایوں کے حوالے کرتے تھے۔ اس دستور کے مطابق ولادت کے چند دن بعد حضرت عبدالمطّلب نے اپنے بابرکت پوتے کو ایک نیک خاتون حضرت حلیمہ کے حوالے کیا۔ حضرت حلیمہ سعدیہ بچوں کی تلاش میں دیہات سے مکّہ آئی ہوئی تھیں، وہ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اپنے ساتھ لے گئیں۔

دو سال تک حضور اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ حضرت بی بی حلیمہ کی پرورش میں رہے۔ تیسرے سال بی بی حلیمہ نے اس نیک سیرت و نیک صورت بچے کو ان کی والدہ حضرت آمنہ کے حوالے کر دیا۔ ابھی آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ چھ سال کے بچے ہی تھے کہ آپ کی والدہ حضرت آمنہ کا انتقال ہو گیا۔ والدہ کے انتقال کے بعد آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی پرورش آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے دادا حضرت عبدالمطلب نے بڑے پیار سے کی۔ دو سال بعد آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے دادا کا بھی انتقال ہو گیا۔

حضرت عبدالمطّلب نے وفات کے وقت اپنے نیک سیرت و نیک صورت پوتے کو اپنے بیٹے حضرت ابوطالب کے سپرد کیا۔ چچا حضرت ابوطالب اپنے پیارے بھتیجے کا بہت خیال کرنے لگے، وہ حضور اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ بڑی محبت اور شفقت سے پیش آتے۔ ہمیشہ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اپنے ساتھ رکھتے، وہ اپنے بیٹوں کے مقابلے میں اپنے بھتیجے سے زیادہ پیار کرتے تھے۔ حضرت ابوطالب کی بیوی حضرت فاطمہ بنت اسد والدہ کی طرح آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے محبت کرتی تھیں اور انھوں نے آنحضرت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی بڑی خدمت کی۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ان کا والدہ کی طرح احترام کیا کرتے تھے۔

پیارے بچو! آپ کو یہ معلوم ہوا کہ حضور اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ یتیم بن کر اِس دنیا میں تشریف لائے۔ اس لئے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو سنبھالنے والے دادا عبدالمطلب تھے جن کی وفات کے بعد آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے چچا حضرت ابوطالب نے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی کفالت کی ذمہ داری سنبھالی۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ یتیم بچوں و بچیوں کا بہت خیال رکھتے تھے۔

سرگرمی برائے طلبہ وطالبات

- طلبہ وطالبات کو چاہیے کہ وہ آنحضرت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ولادت کا واقعہ استاد سے سن کر اپنے دوستوں اور چھوٹے بہن بھائیوں کو سنائیں۔

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے احادیث میں یتیموں کا خیال رکھنے والوں کے لئے بڑی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ یتیم بچوں کا خاص خیال رکھیں اور ان کے ساتھ محبّت اور پیار سے پیش آئیں۔

مشق

۱- درج ذیل سوالات کے جواب دیں۔

۱- حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ عرب کے کس شہر میں پیدا ہوئے؟

۲- حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا تعلق کس خاندان سے تھا؟

۳- حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادت کس مہینے میں ہوئی؟

۴- حضرت عبد المطّلب نے وفات کے وقت اپنے پوتے کو کس کے سپرد کیا؟

۲- درست جواب پر ☑ کا نشان لگائیں۔

۱- حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے دادا حضرت عبد المطّلب اپنے پوتے کو لے کر پہنچے:

(الف) اپنے گھر (ب) خانۂ کعبہ (ج) حضرت ابوطالب کے گھر

۲- حضرت عبد المطّلب نے حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادت کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو حضرت حلیمہ سعدیہ کے حوالے کیا:

(الف) دو مہینوں کے بعد (ب) چار مہینوں کے بعد (ج) چھ مہینوں کے بعد

۳- حضرت حلیمہ سعدیہ بچوں کی تلاش میں جس شہر میں آئی ہوئیں تھیں وہ ہے:

(الف) مکّہ (ب) مدینہ (ج) طائف

۳- کالم -۱ کے الفاظ کو کالم -۲ کے مناسب الفاظ سے ملا کر جملے مکمل کریں۔

کالم -۱	کالم -۲
حضرت عبداللہ	دودھ پلانے والی
حضرت آمنہ	چچی ماجدہ
حضرت عبدالمطلب	چچا ماجد
حضرت فاطمہ بنت اسد	والد ماجد
حضرت ابوطالب	والدہ ماجدہ
حضرت حلیمہ سعدیہ	دادا ماجد

۲- سفرِ شام

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کے پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حیات طیبہ سے ایک اہم واقعہ "سفر شام" سے روشناس ہو سکیں۔

مکہ کے باشندے عموماً تجارت کیا کرتے تھے حضرت ابوطالب بھی تجارت کرتے تھے۔ وہ اس سلسلے میں اکثر شام کا سفر کیا کرتے تھے۔ جب حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بارہ برس کی عمر کے ہوئے تو اس وقت حضرت ابوطالب نے تجارت کی غرض سے ملکِ شام جانے کا ارادہ کیا۔ حضرت ابوطالب اپنے بھتیجے کو ایک لمحہ بھی جدا نہیں کرتے تھے، لیکن سفر کی تکلیف کی وجہ سے اپنے ساتھ لے جانا نہیں چاہتے تھے، مگر روانگی کے وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنے چچا سے لپٹ گئے اس لئے وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو سفر میں اپنے ساتھ لے جانے پر مجبور ہو گئے۔

جب قافلہ شام کے "بُصریٰ" نامی مقام پر پہنچا، تو ایک عیسائی راہب جس کا نام بَحیریٰ تھا، اپنے گرجا گھر سے باہر آیا۔ اس نے آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو دیکھ کر کہا کہ یہ بچہ نبیوں کا سردار ہے۔ لوگوں نے اس سے پوچھا کہ تجھے یہ کیسے معلوم ہوا؟ اس نے کہا کہ میں نے اس بچے کے اندر وہ نشانیاں موجود پائی ہیں، جو ان کے لئے توریت اور انجیل میں آئی ہوئی ہیں۔ اس لئے آپ اس بچے کو آگے نہ لے جائیں تاکہ یہودیوں کی طرف سے اُن کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ حضرت ابوطالب نے بحیریٰ راہب کی یہ باتیں سُن کر اپنا مال وہیں بیچ دیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو لے کر مکّہ مکرّمہ واپس ہوئے۔

بُصریٰ شہر کا ایک قدیم گرجا گھر

پیارے بچو! آپ کو معلوم ہوا کہ بحیریٰ نامی راہب نے حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو دیکھ کر کہا کہ آپ نبیوں کے سردار ہیں۔ ہمارے پیارے رسول اللہ حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے آنے کی خوشخبری مشہور آسمانی کتابوں توریت، زبور اور انجیل میں آئی ہوئی تھیں، مگر حسد کی وجہ سے یہود اور نصاریٰ نے ان کو تبدیل کردیا۔ ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے امّتی ہیں۔ ہم بڑے خوش نصیب ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ایسی بڑی شان اور عزّت والے اللہ کے پیارے نبی اور آخری رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اتباع کریں اور ان کے ہر حکم پر چلنے کی کوشش کریں اور ان کے پیغام کو آگے پہنچائیں، تاکہ ہم دنیا و آخرت میں کامیاب ہوں۔

سرگرمی برائے طلبہ و طالبات	بحیریٰ راہب کا قصہ اپنی اپنی کاپیوں میں لکھیں اور استاد کو دکھائیں۔

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے جوابات دیں۔

۱۔ حضرت ابوطالب کیا کاروبار کرتے تھے؟

۲۔ حضرت ابوطالب نے تجارت کی غرض سے کس ملک جانے کا ارادہ کیا؟

۳۔ عیسائی راہب کا نام کیا تھا؟

۲۔ خالی جگہیں پُر کریں

(الف) شام روانگی کے وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنے .... سے لپٹ گئے۔

(ب) عیسائی راہب نے آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو دیکھ کر کہا کہ یہ بچہ............ کا سردار ہے۔

(ج) حضرت ابوطالب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو لے کر ....واپس ہوئے۔

۳۔ درست جواب پر ☑ کا نشان لگائیں۔

۱۔ حضرت ابوطالب کرتے تھے:

(الف) زراعت (ب) تجارت (ج) صنعت

۲۔ حضرت ابوطالب کے ساتھ شام کے سفر کے دوران حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عمر مبارک تھی:

(الف) ۶ سال (ب) ۸ سال (ج) ۱۲ سال

۳۔ بحیریٰ راہب نے کہا کہ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو آگے نہ لے جائیں تکلیف پہنچائیں گے:

(الف) مشرکین مکہ (ب) نصاریٰ (ج) یہودی

۳۔ حِلف الفُضول

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کے پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- حلف الفضول کے معنیٰ ومفہوم کو جان سکیں۔
- حلف الفضول کی اہمیت سے روشناس ہو سکیں۔

حِلف: "حِلف" کے معنی معاہدے کے ہیں۔ "اَلفُضول" اَلفَضل کی جمع ہے۔ اس معاہدے کے قائم کرانے میں جن لوگوں نے کوشش کی تھی، ان کے ناموں کے شروع میں لفظ "فضل" تھا، اس لئے اس معاہدے کو "حِلف الفضول" کا نام دیا گیا ہے۔

اتفاق یہ ہوا کہ زبید قبیلے کا ایک آدمی اپنا سامانِ تجارت لے کر مکہ مکرمہ آیا۔ عاص بن وائل نے اس سے کچھ چیزیں خریدیں، مگر ان کی رقم دینے سے انکار کر دیا۔ زبیدی نے ایک پہاڑ (جبل ابی قبیس) پر چڑھ کر اونچی آواز سے شعر پڑھے، جن کا مطلب یہ تھا کہ میں باہر کا ایک اجنبی آدمی ہوں۔ اپنا سامانِ تجارت لے کر مکہ مکرمہ آیا ہوں۔ عمرہ ادا کرنے کا بھی ارادہ تھا وہ بھی نہ کر سکا۔ میں مظلوم ہوں، میری مدد کریں۔

یہ آواز سننے کے بعد قریش خاندان کے تین معزز سرداروں نے عبداللہ بن جُدعان، جو کہ ایک نیک اور سخی شخص تھا، کے مکان پر معاہدہ کیا کہ: ہم ظالم کے خلاف مظلوم کی مدد کرتے رہیں گے۔ کسی بھی ظالم کو مکہ میں رہنے نہیں دیں گے۔

حِلف الفضول کی اہمیت: حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بھی اس معاہدے میں شریک تھے۔ اس معاہدے کے بارے میں آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ فرمایا کرتے تھے کہ اگر مجھے اس معاہدے کے مقابلے میں سُرخ اونٹ دیے جاتے تو بھی میں قبول نہ کرتا اور آج اس قسم کا کوئی معاہدہ ہو تو میں قبول کرنے کو تیار ہوں۔

پیارے بچو! آپ نے حِلف الفضول سے آگاہی حاصل کی کہ ہمارے پیارے رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بھی اس معاہدے میں شریک ہوئے تھے۔ اس لئے کہ یہ ایک نیک کام کے لئے معاہدہ تھا۔ اس سے ہمیں یہ سبق ملا کہ کسی پر بھی ظلم نہ کیا جائے۔ اگر کوئی کسی پر ظلم کرے تو ظالم کے خلاف مظلوم کی مدد کی جائے۔ ہمیں بھی حضور پاک صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سیرت طیّبہ پر عمل کرتے ہوئے ظالم کے خلاف ایسے معاہدے کرنے چاہییں تاکہ معاشرے میں امن وسکون حاصل ہو۔

سرگرمی برائے طلبہ وطالبات

طلبہ وطالبات حِلف الفضول کا واقعہ گھر جا کر بہن بھائیوں کو سنائیں۔

مشق

۱- درج ذیل سوالات کے جوابات دیں۔

۱- حِلف کے کیا معنی ہیں؟

۲- حِلف الفضول معاہدے پر یہ نام کیوں پڑا؟

۳- حِلف الفضول معاہدے کا مقصد کیا تھا؟

۴- حضور اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اس معاہدے کے متعلق کیا فرماتے تھے؟

۲- خالی جگہیں پُر کریں

(الف) اتفاق یہ ہوا کہ .... قبیلے کا ایک آدمی سامانِ تجارت لے کر مکہ میں آیا۔

(ب) اس سے .... کچھ چیزیں خریدیں۔

(ج) حِلف الفضول میں یہ طے ہوا کہ ظالم کے خلاف .... کی مدد کی جائے گی۔

(د) قریش کے معزز سردار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کے گھر جمع ہوئے۔

(ھ) میں۔۔۔۔۔۔۔۔ہوں، میری مدد کریں۔

۳- کالم ۔۱ کے الفاظ کو کالم ۔۲ کے مناسب الفاظ سے ملا کر جملے مکمل کریں۔

کالم-۱	کالم-۲
۱- حِلف" کے معنی	اس معاہدے میں شریک تھے۔
۲- عاص بن وائل نے	نے عبد اللہ بن جُدعان کے مکان پر معاہدہ کیا۔
۳- قریش کے تین معزز سرداروں	معاہدے کے ہیں۔
۴- آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بھی	تو میں قبول کرنے کو تیار ہوں۔
۵ - آج اس قسم کا کوئی معاہدہ ہو	رقم دینے سے انکار کر دیا۔

۴۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے نکاح

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کے پڑھنے کے بعد طلبہ و طالبات اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا بی بی خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے متعلق جان سکیں۔

حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے زندگی میں کبھی جھوٹ نہیں بولا اور خیانت بھی نہیں کی۔ اس لئے آپ "صادق" اور "امین" کے لقب سے مشہور ہوئے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ایمانداری اور سچائی کی شہرت مکّہ مکرّمہ میں سنی گئی تو وہاں کی ایک نیک اور امیر خاتون حضرت خدیجۃ رضی اللہ عنہا نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے کہلوایا کہ آپ ان کا سامانِ تجارت ملکِ شام لے جائیں، جو نفع کما کر لائیں گے، اُس میں سے آپ کو حصہ دیا جائے گا۔ اس سفر میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی ایمانداری کے نتیجے میں دوسروں کے مقابلے میں بہت زیادہ نفع کمایا۔

شام کے اس سفر میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا ایک غلام "میسرہ" بھی شامل تھا، اس نے واپس آ کر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دیانت اور اخلاق کی بہت تعریف کی۔ تعریف سن کر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو نکاح کا پیغام بھجوایا، جسے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے چچا حضرت ابو طالب سے مشورہ کر کے قبول فرمایا اور ان کے ساتھ نکاح کیا۔ شادی کے وقت آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عمر مبارک پچیس سال اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی عمر چالیس سال تھی۔

اُمّ المؤمنین سیدتنا حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک کی پرانی تصویر

حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ساری اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی، مگر ایک بیٹے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ نامی حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا سے پیدا ہوئے۔ وہ بچپن میں ہی اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔

پیارے بچو! آپ کو معلوم ہوا کہ ہمارے پیارے نبی حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بچپن ہی سے اعلیٰ اخلاق اور بہتر کردار کے مالک تھے۔ یہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

کا پاکیزہ کردار تھا، جس کی شہرت ہر جگہ سنی گئی اور آپ کے اخلاقِ حسنہ کے نہ صرف مسلمان، بلکہ مُشرک جو آپ کی جان کے دشمن تھے، وہ بھی مانتے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اچھے اخلاق، نیک عادتوں کی وجہ سے ہی حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے جو طاہرہ (یعنی اخلاق کے اعتبار سے پاک خاتون) کے لقب سے مشہور تھیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف نکاح کا پیغام بھیجا۔ ہمیں چاہیے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی نیک سیرت پر چلنے کی کوشش کریں۔ اس طرح ہم دنیا و آخرت میں کامیاب ہوں گے۔

مشق

۱- درج ذیل سوالات کے جوابات دیں۔

۱- حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے جوان ہو کر کیا پیشہ اختیار فرمایا؟

۲- حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کن لقبوں سے مشہور ہوئے؟

۳- حضرت خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے کیا کہلوایا؟

۴- سفرِ شام میں حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ دوسرا شخص کون تھا؟

۲- درست جملوں کے سامنے ☑ اور غلط جملوں کے سامنے ☒ کا نشان لگائیں۔

جملے	درست	غلط
۱- حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے جوان ہو کر کاشتکاری کا پیشہ اختیار فرمایا۔		
۲- تجارت میں حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ہمیشہ دیانتداری سے کام لیا۔		
۳- حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کو نکاح کا پیغام بھجوایا۔		
۴- شادی کے وقت حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عمر مبارک پچیس سال اور حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی عمر چالیس سال تھی۔		

۳- خالی جگہیں پُر کریں

(الف) تجارت میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ہمیشہ .... سے کام لیا۔

(ب) سب لوگ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو .... اور صادق کہنے لگے۔

(ج) حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے سامانِ تجارت .... لے جانے کے لیے کہلوایا۔

(د) غلام میسرہ نے واپس آ کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دیانت اور .... کی بہت تعریف کی۔

۵- حَجرِ اَسوَد کی تنصِیب

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کے پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات اس قابل ہوجائیں گے کہ وہ:
- حجرِ اسود کی تنصیب میں نزاع کے واقعہ سے آگاہ ہوسکیں۔
- حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حکمت وبصیرت سے روشناس ہوسکیں۔

ایک مرتبہ خانۂ کعبہ میں بارش کا پانی جمع ہوگیا۔ جس سے اس کی عمارت کو نقصان پہنچا۔ آپس میں مشورہ کرکے عمارت کی نئے سرے سے تعمیر کا فیصلہ کیا گیا۔

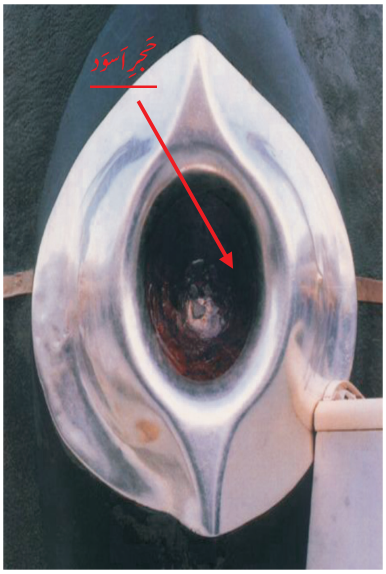

حجرِ اسود کی تنصیب پر نزاع جس دیوار میں مقدّس پتھر حَجرِ اسود لگا ہوا تھا، وہ دیوار بھی ٹوٹ گئی۔ حَجرِ اسود کو دیوار میں اس کی جگہ میں رکھنے پر قبیلوں کا جھگڑا ہونے لگا۔ ہر قبیلے کا سردار یہ چاہتا تھا کہ یہ عزّت اسے ملے۔ جھگڑا ختم کرنے کے لئے یہ بات طے کی گئی کہ جو شخص سب سے پہلے خانۂ کعبہ آئے، وہ اس جھگڑے کا فیصلہ کرے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے سب سے پہلے ہمارے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہی کعبہ میں داخل ہوئے۔ لوگ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو دیکھ کر پکار اٹھے کہ ''امین'' شخص آگیا۔ ہم ان کے فیصلے پر راضی ہیں۔

حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حکمت وبصیرت آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ فیصلہ کیا کہ حَجرِ اسود کو ایک چادر پر رکھ کر اسے سب قبیلوں کے سردار اٹھائیں۔ جب حَجرِ اسود نصب ہونے کی جگہ تک پہنچ گیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اسے اٹھا کر اس کی جگہ پر لگا دیا۔ سب سرداروں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اس عمل کو خوشی سے مان لیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حکمت و بصیرت کی وجہ سے یہ جھگڑا ختم ہوگیا۔

پیارے بچو! اس واقعے سے ہمیں یہ بات معلوم ہوئی کہ صداقت وامانت یہ ایسی اچھی عادتیں ہیں، جو آدمی کو بڑے رُتبے پر لے جاتی ہیں۔ آپ نے پڑھا کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ان دو خصلتوں کی وجہ سے کفّارِ مکّہ حَجرِ اسود کی تنصیب کے لئے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے فیصلے پر راضی ہوگئے۔ ہمیں چاہیے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اُسوۂ حسنہ پر عمل کرکے دونوں جہانوں کی بھلائیاں حاصل کریں۔

سرگرمی برائے طلبہ وطالبات

حَجرِ اَسود کی تنصیب کا واقعہ اپنی اپنی کاپیوں میں لکھیں۔

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے جوابات دیں۔

۱۔ کعبہ شریف کی عمارت کو کس وجہ سے نقصان پہنچا؟

۲۔ قبیلوں کا کس بات پر جھگڑا ہونے لگا؟

۳۔ جھگڑا ختم کرنے کے لئے کیا بات طے کی گئی؟

۴۔ سب سے پہلے کون کعبہ شریف میں داخل ہوئے؟

۲۔ درست جواب پر ☑ کا نشان لگائیں۔

۱۔ حَجَرِ اسود کعبۃ اللہ کی جگہ میں لگا ہوا تھا:

(الف) چھت پر (ب) دیوار میں (ج) دروازے پر

۲۔ ہر قبیلے کا سردار چاہتا تھا:

(الف) یہ امانت اُسے ملے (ب) یہ دولت اُسے ملے (ج) یہ عزّت اُسے ملے

۳۔ سب سرداروں نے حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا فیصلہ مان لیا:

(الف) خوشی سے (ب) زبردستی سے (ج) پریشانی سے

۳۔ خالی جگہیں پُر کریں

(۱) لوگ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو دیکھ کر پکار اٹھے کہ .... شخص آگیا۔

(۲) حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فیصلہ کیا کہ .... کو ایک چادر پر رکھ کر سب قبیلوں کے سردار اُٹھائیں۔

(۳) آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی وجہ سے .... ختم ہوگیا۔

ہدایت برائے اساتذہ

- اساتذہ کو چاہیے کہ وہ طلبہ وطالبات کو حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بصیرت اور دانائی پر نشاندہی کرنے والے قصوں کو بیان کریں، تاکہ ان کے ذہنوں میں یہ بات راسخ ہوجائے کہ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ پوری انسانیت میں سب سے زیادہ عقل مند اور صحیح فیصلہ کرنے کی قوت کے مالک تھے۔

٦- غارِ حراء میں خِلوَت نشینی

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کے پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات اس قابل ہوجائیں گے کہ وہ:

- حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی "غارِ حراء میں خلوت نشینی" کے واقعہ سے آگاہ ہوسکیں۔
- پہلی وحی کے متعلق روشناس ہوسکیں۔

جبلِ نور مکہ مکرّمہ کے مشرق میں عرفات کے راستے سے بائیں طرف واقع ہے۔ یہ جبل مسجد حرام سے ۴ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ اس پہاڑ کی چوٹی پر ایک غار ہے، جس کا نام "غارِ حراء" ہے۔ اس کی بلندی ۶۳۴ میٹر ہے۔ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اس غار میں جاتے تھے، وہاں پر اللہ تعالیٰ کی عظمت اور بزرگی پر سوچا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید میں مشغول رہتے اور اپنی قوم کی برائیوں پر فکر مند رہتے تھے۔

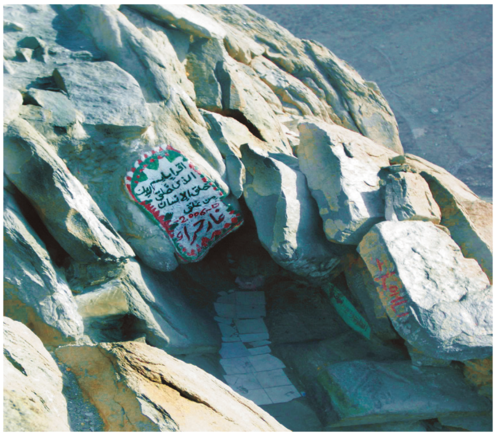

غارِ حراء

ایک مرتبہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ غارِ حراء میں موجود تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فرشتے حضرت جبریل علیہ السّلام کو بھیجا۔ انھوں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ کا پیغام یعنی وحی پہنچائی۔ اس وقت آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عمر مبارک چالیس سال تھی۔ یہ وحی قرآن مجید کا ابتدائی حصہ تھی۔ وحی نازل ہونے کے نتیجے میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نبی اور رسول بنائے گئے۔ اس کے بعد وحی کا سلسلہ جاری رہا اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے لوگوں کو توحید سمجھائی اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے انھیں پستیوں سے نکال کر اخلاقی بلندیوں تک پہنچایا۔

پیارے بچو! آپ کو معلوم ہوا کہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو رسالت ملنے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی طبیعت میں خلوت نشینی کا میلان پیدا کیا۔ اس لئے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہفتوں تک غارِ حراء میں تشریف لے جاتے۔ وہاں ذکر و فکر میں مشغول رہتے اور قوم کی حالت پر سوچتے رہتے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم معاشرے کی تمام برائیوں سے بچیں اور ان کے مٹانے کی کوشش کرتے رہیں۔ یہی ہمارے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا اُسوۂ حسنہ ہے۔

سرگرمی برائے طلبہ وطالبات

طلبہ وطالبات اپنے ساتھیوں کے سامنے غارِ حراء کا واقعہ تقریری انداز میں پیش کریں اور سورۃ العلق کی ابتدائی پانچ آیات باترجمہ تحریر کریں۔

مشق

۱- درج ذیل سوالات کے جوابات دیں۔

۱- جبلِ نور مکہ سے کتنے فاصلے پر واقع ہے؟

۲- غارِ حراء کہاں واقع ہے؟

۳- حضور اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ غارِ حراء کیوں تشریف لے جاتے تھے؟

۲- درست جواب پر ☑ کا نشان لگائیں۔

۱- حضور اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر جو فرشتہ وحی لایا وہ تھا:

(الف) حضرت میکائیل علیہ السّلام (ب) حضرت عزرائیل علیہ السّلام (ج) حضرت جبریل علیہ السّلام

۲- حضور اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر پہلی وحی نازل ہوئی:

(الف) غارِ حراء میں (ب) غارِ ثور میں (ج) غارِ اصحاب کہف میں

۳- جب حضور اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبوّت عطا ہوئی تو اس وقت آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی عمر تھی:

(الف) پچاس سال (ب) تیس سال (ج) چالیس سال

۴- حضور اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ رسول بنائے گئے:

(الف) وحی آنے سے پہلے (ب) وحی آنے کے بعد (ج) حِلف الفضول کے بعد

۳- کالم-۱ کو مناسب الفاظ کے ساتھ کالم-۲ سے ملا کر جملے مکمل کریں۔

کالم-۱	کالم-۲
۱- حضرت جبریل علیہ السّلام نے	کی طبیعت میں خلوت نشینی کا میلان تھا۔
۲- وحی نازل ہونے کے نتیجے میں	آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا۔
۳- رسالت ملنے سے پہلے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ	آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نبی اور رسول بنائے گئے۔

ہدایت برائے اساتذہ

- استاد محترم طلبہ و طالبات سے غار حراء کے بارے میں کچھ جملے بیان کروائیں۔

(ب) حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی صداقت، امانت اور حُسنِ مُعاملات

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کے پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- حضور اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی صداقت، امانت اور حسن معاملات کو جان سکیں۔
- روزمرہ کی زندگی میں صداقت، امانت اور حسن معاملات اپنا سکیں۔

۱۔ حضور اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی صداقت

"صداقت" کے معنی ہیں سچائی۔ سچ بولنا تمام انبیاء علیہم السلام کی اعلیٰ صفات میں سے ایک صفت ہے۔ وہ ہمیشہ سچ بولا کرتے تھے۔ اسی طرح نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بھی ہمیشہ سچ بولتے تھے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنی سچائی اور امانت داری کا ایسا ثبوت دیا کہ مکہ کے لوگوں نے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا نام ہی "الصادق" یعنی سچا انسان رکھ دیا تھا۔ یہاں تک کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے جان کے دشمن اور پکّے کافر بھی آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو "الصادق" کے لقب سے پکارتے تھے۔

جب آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسلام کی دعوت دینے کا حکم ہوا تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ صفا پہاڑ پر چڑھ گئے۔ وہاں سے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے لوگوں کو پکارا۔ جب لوگ جمع ہو گئے تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ اگر میں آپ کو یہ کہوں کہ پہاڑ کی پشت سے ایک بڑا لشکر آ رہا ہے، تو میری بات کو مانو گے؟ سب نے کہا: ہاں کیوں نہیں! اس لئے کہ ہم

کوہِ صفا

نے آپ کو کبھی بھی جھوٹ بولتے نہیں دیکھا۔ اس طرح سب لوگوں نے اقرار کیا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کبھی بھی جھوٹ نہیں بولا۔

توحید کی دعوت دیتے وقت ابوجہل جو حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا سب سے بڑا دشمن تھا، وہ کہا کرتا تھا کہ "میں آپ کو جھوٹا نہیں کہتا۔ آپ سچ بولنے والے ہیں، البتہ جو پیغام (توحید کی دعوت) ہمیں دے رہے ہیں، ہم اس کو نہیں مانتے"۔ مکہ کے دیگر مشرکین بھی یہی کہا کرتے تھے کہ ہم آپ کو جھوٹا نہیں کہتے، مگر جو پیغام آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ دے رہے ہیں ہم اس کو نہیں مانتے۔

حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے کہ:
منافق کی تین نشانیاں ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔

پیارے بچو! سچائی کی عادت انسان کو بہت سی برائیوں سے بچاتی ہے۔ جو سچا ہوگا، وہ ہر برائی سے بچنے کی ضرور کوشش کرے گا۔

اس سبق یہ معلومات ملتی ہے کہ سچ بولنے کی عادت آدمی کو بہت ساری برائیوں سے بچاتی ہے۔ جو سچ بولتا ہے وہ ضرور برائی سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرکے ہمیشہ صداقت کا مظاہرہ کریں اور جھوٹ بولنے سے پرہیز کریں، اللہ تعالیٰ بھی راضی ہوں گے اور معاشرے میں بھی عزت ملے گی۔

سرگرمی برائے طلبہ وطالبات طلبہ وطالبات حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی صداقت کے متعلق بیان کریں۔

۲۔ حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحابِہٖ وَسَلَّمَ کی امانت

"امانت" کا مطلب ہے کہ اگر کوئی شخص کوئی چیز تمھارے پاس تمھاری حفاظت میں چھوڑ جائے تو اس کی پوری حفاظت کی جائے۔جب وہ شخص اس چیز کی واپسی کا مطالبہ کرے، تو اصلی حالت میں اسے واپس کی جائے۔

صداقت کی طرح حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحابِہٖ وَسَلَّمَ امانت کی صفت میں بھی بے مثال تھے۔ مشرکینِ مکہ اس کے باوجود کہ وہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحابِہٖ وَسَلَّمَ کی نبوّت کا انکار کرتے تھے، اور تبلیغِ دین کے سلسلے میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحابِہٖ وَسَلَّمَ کے حد درجہ کے مخالف تھے، تب بھی وہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحابِہٖ وَسَلَّمَ کو "الامین" کے لقب سے پکارتے تھے اور وہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس اپنی امانتیں چھوڑ جاتے۔

جس رات کفّار حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحابِہٖ وَسَلَّمَ کو شہید کرنے کے لئے آپ کے مکان کو گھیرے میں لئے ہوئے تھے، اس رات بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحابِہٖ وَسَلَّمَ کو ان کی رکھی ہوئی امانتیں واپس کرنے کی فکر تھی۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو مکہ والوں کی امانتیں دیں اور فرمایا کہ تم رات کو میرے جانے کے بعد میرے بستر پر سونا ۔ صبح لوگوں کو ان کی امانتیں واپس کر دینا۔ حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ایسا ہی کیا۔ اس طرح مکہ والوں کو ان کی امانتیں واپس مل گئیں۔

امانت کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مؤمنوں کی صفات میں سے ایک صفت قرار دیا ہے۔فرمایا:
"(مؤمن وہ ہیں)، جو اپنی امانتوں اور اقراروں کو ملحوظ رکھتے ہیں"۔(المؤمنون:۸) ہمارے پیارے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحابِہٖ وَسَلَّمَ نے امانت کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے یہاں تک فرمایا کہ:"جس شخص میں امانت نہیں ہے، وہ ایماندار نہیں"۔

پیارے بچو! صداقت و امانت حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحابِہٖ وَسَلَّمَ کی اعلیٰ صفات میں سے دو صفتیں تھیں ۔آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحابِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات میں ان دو صفات موجود ہونے کی وجہ سے آپ کے جانی دشمن مشرکینِ مکّہ بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحابِہٖ وَسَلَّمَ کی بڑی قدر اور عزّت کرتے تھے۔ ہمارے معاشرے میں جھوٹ اور خیانت، گفتگو اور کاروبار میں عام ہے جس کی وجہ سے معاشرے میں بگاڑ پیدا ہوگیا ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ صداقت اور امانت، جو کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحابِہٖ وَسَلَّمَ کے اُسوۂ حسنہ میں سے ہیں ان پر عمل کریں تاکہ ہم معاشرے میں عزت اور سکون کی زندگی گزار سکیں ۔ اور ہماری آخرت بھی اچھی ہو۔اور اللہ تعالیٰ بھی راضی ہوجائے۔

سرگرمی برائے طلبہ وطالبات

- طلبہ وطالبات حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحابِہٖ وَسَلَّمَ کی حدیث مبارکہ "جس شخص میں امانت نہیں، وہ ایماندار نہیں" خوشخط الفاظ میں تحریر کرکے اساتذہ کو دکھائیں۔

۳۔ حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسنِ مُعاملات (اچھی لین دین)

"حُسنِ مُعاملات" کا مطلب ہے لین دین، کاروبار اور تمام مُعاملات میں اچھا اور بہتر طریقہ اختیار کرنا اور دوسرے کے ساتھ بھلائی کرنا۔

خرید و فروخت، لین دین اور تمام باہمی مُعاملات میں حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا پاکیزہ کردار نہایت اعلیٰ تھا۔ ایک دفعہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کچھ کھجوریں ایک شخص سے قرض کے طور پر لیں۔ کچھ دنوں کے بعد وہ شخص کھجوروں کی واپسی کے لئے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک انصاری کو کھجوروں کے واپس کرنے کا حکم فرمایا۔ انصاری نے جو کھجوریں واپس کیں، وہ قرض میں دی ہوئی کھجوروں کی طرح عمدہ نہ تھیں۔ اس شخص نے ان کھجوروں کے لینے سے انکار کر دیا۔ انصاری نے اس شخص سے کہا کہ حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف سے دی جانے والی کھجوروں کے لینے سے انکار کر رہے ہو؟ اس شخص نے کہا کہ ہاں! اگر رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہی انصاف نہیں کریں گے تو اور کون انصاف کرے گا؟ جب رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ الفاظ سنے تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور فرمایا کہ یہ بالکل سچ کہہ رہا ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا یہ عمل حُسنِ مُعاملات کی ایک اعلیٰ مثال ہے۔

کھجور ایک بابرکت میوہ

پیارے بچو! آپ نے اُسوۂ حسنہ میں سے "حُسنِ معاملات" کا ایک واقعہ پڑھا۔ حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرتِ طیّبہ کے ایسے بیشمار واقعات ہیں۔ آپ کو معلوم ہوا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا لین دین، کاروبار اور دیگر معاملات میں کتنا اعلیٰ اور معیاری، محبّت اور شفقت والا کردار تھا۔ ہمیں بھی چاہیے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اُسوۂ حسنہ پر عمل کرکے باکردار اور اچھے بچے بننے کی کوشش کریں۔

سرگرمی برائے طلبہ وطالبات

- طلبہ وطالبات کو چاہیے کہ حُسنِ معاملات کے متعلق رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا کوئی اور واقعہ اپنے والدین سے معلوم کرکے اپنی اپنی کاپیوں میں لکھیں اور اساتذہ کو دکھائیں۔

مشق

۱- درج ذیل سوالات کے جوابات دیں۔

۱- "الصادق" کے کیا معنی ہیں؟

۲- حضور اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے منافق کی نشانی کون سی بتائی ؟

۳- امانت کا کیا مطلب ہے؟

۴- لین دین اور تمام مُعاملات میں اچھا طریقہ اختیار کرنے کا کیا نام ہے ؟

۲- درست جواب پر ☑ کا نشان لگائیں۔

۱- حضور اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ جب صفا پہاڑ پر چڑھ گئے اور لوگوں کو توحید کی دعوت دی تو انھوں نے جواب میں کہا:

(الف) آپ ہمیشہ سچ بولتے ہیں۔ (ب) آپ نے کبھی غلط بات نہیں کہی۔

(ج) آپ نے کبھی بھی جھوٹ نہیں بولا۔

۲- مشرکینِ مکہ کے حضور اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے مکان کا گھیراؤ کرنے کے وقت آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے امانتیں واپس کرنے کے لئے مقرر کیا:

(الف) حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو (ب) حضرت علی المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو

(ج) حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو

۳- خالی جگہیں پُر کریں۔

(الف) توحید کی دعوت کے وقت ابو جہل کہا کرتا تھا کہ میں آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو .... نہیں کہتا۔

(ب) آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا یہ عمل .... معاملات کی ایک اعلیٰ مثال ہے ۔

(ج) حضور اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے کے سچ بولا کریں، جھوٹ بولنا .... کی نشانی ہے۔

ہدایت برائے اساتذہ

- طلبہ و طالبات کو صداقت، امانت اور حُسنِ مُعاملات (لین دین) کے متعلق ایک فرضی کہانی کے ذریعے طلبہ کے درمیان عملی مظاہرہ کروائیں۔

(ج) حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رواداری، صبر و تحمّل اور حُسنِ مُعاشرت

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کے پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- رواداری، صبر وتحمل اور حسن معاشرت کے مفہوم سے آگاہ ہو سکیں۔
- حضور اکرم صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رواداری، صبر وتحمل اور حسن معاشرت سے روشناس ہو سکیں۔
- روزمرہ کی زندگی میں رواداری، صبر وتحمل اور حسن معاشرت اپنا سکیں۔

۱- حضور اکرم صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رواداری

رواداری کا مطلب ہے کہ ایک شخص آپ کی رائے یا عقیدے سے اختلاف کرتا ہے تو اس کی رائے اور عقیدے کا احترام کیا جائے۔ اس شخص کو مجبور نہ کیا جائے کہ وہ اپنی رائے اور عقیدہ کو چھوڑ کر آپ کی رائے اور عقیدہ اختیار کرے۔

حضور اکرم صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ مکہ میں لوگوں کو توحید کی دعوت دیتے تھے اور اسلام کی طرف بلاتے تھے، مگر اس بارے میں آپ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کوئی زبردستی نہیں کی، لوگوں کو دلیلوں سے نرمی کے ساتھ سمجھاتے رہے۔ آپ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مکہ والوں کو نہایت محبّت اور پیار سے سمجھایا۔ آپ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مشرکوں، کافروں اور یہودیوں کے ساتھ نہایت درجہ کا حسنِ سلوک کیا جس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

ایک دفعہ کسی مسلمان نے یہودی کو تھپڑ مارا۔ یہودی نے یہ شکایت حضور اکرم صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے سامنے پیش کی۔ آپ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مسلمان سے غصے کا اظہار کیا اور اس بات پر تنبیہ فرمائی۔ یہ آپ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رواداری کی اعلیٰ مثال ہے۔ عیسائیوں کے ایک وفد کو آپ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مسجد نبوی میں ٹھہرایا اور ان کو اپنے مذہب کے مطابق عبادت کرنے کی اجازت دی۔

قرآن مجید میں مؤمنوں کو یہی حکم ہے کہ دین میں کوئی زبردستی نہیں۔ یعنی اگر غیر مسلم اپنی مرضی سے دینِ اسلام قبول کریں تو ان کے لئے اسلام کا قبول کرنا نجات کا ذریعہ ہے۔ اگر قبول نہ کریں تو ان کو چھوڑ دیں۔ زبردستی کے ساتھ ان کو منوانے کی کوشش نہ کریں۔

پیارے بچو! تم نے حضور اکرم صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رواداری اور ان کے ساتھ حُسنِ سلوک کے متعلق آگاہی حاصل کی۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی آپ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سیرت طیّبہ پر عمل کرتے ہوئے اپنے اندر دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کے ساتھ رواداری کا حوصلہ پیدا کریں۔ ان کو محبّت اور پیار سے سمجھائیں۔ اس اچھے رویے سے مختلف مذہب رکھنے والوں کی آپس میں محبت اور ہمدردی کا اچھا جذبہ پیدا ہوگا اور عدم برداشت کی وجہ سے جو فسادات اور تشدّد کے واقعات ہو رہے ہیں، وہ ختم ہو جائیں گے۔

سرگرمی برائے طلبہ وطالبات اپنے اساتذہ سے رواداری کے متعلق کوئی بھی حدیث مبارک یا کوئی واقعہ معلوم کرکے اپنے دوستوں کو بتائیں۔

۲۔ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا صبر و تحمّل (برداشت کرنا)

صبر وتحمّل کا مطلب ہے کہ کسی کی طرف سے کوئی بھی تکلیف پہنچے، اس سے بدلہ لینے کی طاقت ہوتے ہوئے برداشت کرنا۔ اپنی زبان پر شکایت کرتے ہوئے ایک حرف بھی نہ لانا۔ صبر و تحمّل کا بڑا رتبہ ہے۔ قرآن مجید میں ہے کہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے (سورۃ البقرۃ،۱۵۳)، یعنی اللہ تعالیٰ کی مدد ان کے ساتھ رہتی ہے۔

ہمارے پیارے نبی حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے جب مکہ کے لوگوں کو بُت پرستی چھوڑ کر ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے اور بُرے کام چھوڑ کر اچھے کام کرنے کو کہا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے قریب کے کچھ لوگ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لے آئے، لیکن مشرکینِ مکہ کے سرداروں نے حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی مخالفت کی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو طرح طرح کی تکلیفیں دینا شروع کردیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کعبہ میں نماز پڑھتے تو انھیں سخت اذیت دی جاتی۔

ایک بار حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ خانۂ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے، جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سجدے میں گئے تو ابو جہل، جو اسلام کا سب سے بڑا دشمن تھا، اس کے کہنے پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی پیٹھ پر دونوں کندھوں کے درمیان اونٹ کی اوجھڑی ڈال دی گئی، جس کی بنا پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سجدے سے گردن نہ اُٹھا سکے۔ آپ کی پیاری بیٹی حضرت فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی یہ حالت دیکھی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی پیٹھ سے اوجھڑی اٹھائی، تب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے سجدے سے اپنا سر مبارک اٹھایا اور ان کو جواب میں کچھ بھی نہیں کہا، بلکہ صبر و تحمّل سے کام لیا۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی تھیں کہ: نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کبھی اپنی ذات کے لئے کسی سے لڑائی نہیں کی اور نہ ہی بدلہ لیا، بلکہ صبر و تحمّل سے کام لیا۔

پیارے بچو! حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے صبر و تحمّل کے واقعے سے ہمیں یہ علم حاصل ہوا کہ اسلام کی تبلیغ کے وقت تکالیف پیش آتی رہتی ہیں، اور مُخالفت ہوتی ہے، اس وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اُسوۂ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے ہمیں صبر و تحمّل سے کام لینا چاہیے، کیونکہ صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔

سرگرمی برائے طلبہ وطالبات

- طلبہ وطالبات کو چاہیے کہ وہ صبر و تحمّل سے متعلق کوئی بھی واقعہ گھر سے یاد کرکے آئیں اور کلاس میں سنائیں۔

۳۔ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حُسنِ مُعاشَرت (اچھا برتاؤ)

حُسنِ معاشرت کا مطلب ہے اپنی زندگی میں سب سے اچھا برتاؤ اور اچھے اخلاق سے پیش آنا۔ ہمارے پیارے نبی حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اچھی عادات کے مالک تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ رشتہ داروں سے میل جول رکھتے تھے۔ مہمانوں کی خدمت کرتے تھے۔ غریبوں اور کمزوروں کی مدد کرتے تھے۔

ایک بار ایک دیہاتی آیا، اُس کا آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر کچھ قرض تھا۔ اُس نے نہایت سختی سے گفتگو شروع کی۔ صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ نے اس کو اس بات پر ڈانٹا کہ تم کس سے بات کر رہے ہو۔ وہ بولا میں تو اپنا حق مانگ رہا ہوں۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ سے فرمایا کہ تم لوگوں کو اس کا ساتھ دینا چاہیے، کیوں کہ اس کو بولنے کا حق ہے۔ اس کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ کو اُس کا قرض اس کو واپس دلوایا مگر اس سے زیادہ دلوایا۔

ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی پوری زندگی میں اپنے ہاتھ سے کسی کو تکلیف نہیں پہنچائی، نہ کسی عورت کو اور نہ کسی خادم کو۔ حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دس سال خدمت کرتا رہا۔ اس دوران اگر میرے ہاتھ سے کتنا بھی بڑا نقصان ہو جاتا تھا، تب بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ مجھے کچھ نہ کہتے تھے۔

پیارے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے کم عمر چچازاد بھائی حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کو اپنے ساتھ رکھ لیا تھا۔ ان کی ہر ضرورت پوری کرتے تھے۔ اپنے خادموں کے ساتھ بھی محبّت سے پیش آتے تھے۔ اپنی بیوی حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا کا اور دوسری اَزواجِ مطہرات کا بھی بہت خیال رکھتے تھے۔ ان سے محبّت سے پیش آتے تھے۔ آپ اپنے مخالفین کو بھی بُرا نہیں کہتے تھے اور ان کے کام آتے تھے۔ اس لئے سب لوگ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبّت کرتے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عزّت کرتے تھے۔

پیارے بچو! حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اُسوۂ حسنہ میں سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا لوگوں کے ساتھ اچھے برتاؤ کے متعلق آگاہی ہوئی۔ ہر ایک کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرتِ طیّبہ کا اہم پہلو ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہر ایک کے ساتھ محبّت و پیار سے اچھا برتاؤ کریں تاکہ ہمارے معاشرے سے تلخیاں اور کدورتیں دور ہو جائیں۔

سرگرمی برائے طلبہ وطالبات

- طلبہ وطالبات بتائیں کہ پڑوس کے ساتھ حُسنِ معاشرت پر عمل کرتے ہوئے کس طرح پیش آتے ہیں؟
- کلاس میں حُسنِ معاشرت کے متعلق تمثیلی خاکہ/رول پلے کا مظاہرہ کریں۔

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے جوابات دیں۔

۱۔ رواداری کا مطلب بیان کریں۔

۲۔ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے عیسائیوں کے وفد کو کہاں ٹھہرایا تھا؟

۳۔ صبر و تحمّل کا مطلب کیا ہے؟

۴۔ حُسنِ معاشرت کا کیا مطلب ہے؟

۵۔ حُسنِ معاشرت کے متعلق حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا واقعہ بیان کریں۔

۲۔ خالی جگہیں پُر کریں

(الف) صبر و تحمّل کا مطلب ہے کہ کسی کی طرف سے کوئی تکلیف پہنچے اس کو .... کرنا۔

(ب) حُسنِ معاشرت کے سلسلے میں آئے ہوئے واقعے میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تم لوگوں کو اس کا.......... چاہیے۔

(ج) حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا کہ رسول اللہ کی دس سالہ خدمت کے دوران اگر میرے ہاتھ سے کتنا بھی بڑا........ ہو جاتا تب بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مجھے کچھ نہ کہتے تھے۔

۳۔ کالم ۱۔ کو مناسب الفاظ کے ساتھ کالم ۲۔ سے ملا کر جملے مکمل کریں۔

کالم۔۱	کالم۔۲
۱۔ دین میں کوئی	صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔
۲۔ حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے	زبردستی نہیں ہے۔
۳۔ اللہ تعالیٰ	حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو اپنے ساتھ ٹھہرایا۔

باب چہارم

اَخلاق و آداب

بہن بھائیوں، رشتہ داروں، پڑوسیوں اور ساتھیوں کے ساتھ اچھے تعلقات
جھوٹ، چوری، غیبت اور بہتان سے اجتناب اور گفتگو کے آداب

اَخلاق :

اَخلاق "خُلُقْ" کی جمع ہے، جس کے معنی ہیں عادت۔ اصطلاح میں خُلُق اس عادت کو کہتے ہیں، جس میں پختگی پیدا ہو جائے۔ وہ اچھی بھی ہو سکتی ہے اور بُری بھی۔ اگر وہ عادات عمدہ اور قابلِ تعریف ہوں تو ان کو "اخلاقِ حَسنہ" (اچھے اخلاق) اور اگر وہ عادات بُری اور قابلِ مذمّت ہوں تو ان کو "اخلاقِ سَیِّئَہ" (بُرے اخلاق) کہتے ہیں۔

آداب :

"آداب" اَدَبْ کی جمع ہے، جس کے معنے ہیں عمدہ تربیت، رسم و ڈھنگ، کسی کام کے کرنے کے طریقے۔ جیسے نماز کے آداب، گفتگو کے آداب وغیرہ۔

۱- بہن بھائیوں کے ساتھ اچھے تعلّقات

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کے پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- بہن بھائیوں کے ایک دوسرے پر حقوق جان سکیں۔
- بہن بھائیوں کے حقوق کے اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔

اسلام نے ہمیں جن لوگوں کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کرنے کا حکم فرمایا ہے، ان میں بہن بھائی، رشتہ دار، پڑوسی اور ساتھی سب شامل ہیں۔ والدین کے رشتے کے بعد بہن بھائی کا رشتہ ہے۔ بہن بھائیوں کے ایک دوسرے پر حقوق ہیں۔

بڑے بہن بھائیوں کے چھوٹے بہن بھائیوں پر حقوق یہ ہیں کہ • چھوٹے بہن بھائی، بڑے بہن بھائیوں کا احترام کریں • ان کا حُکم مانیں • ان کی عزّت و ادب والدین کی طرح کریں • ان کے سامنے ادب سے بیٹھیں • یہ ساری باتیں اچھے تعلّقات میں آ جاتی ہیں۔

ہمارے پیارے نبی حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بڑے بہن بھائیوں کے ساتھ اچھے تعلّقات کی تاکید فرمائی کہ" بڑے بھائی کے اپنے چھوٹے بھائیوں پر حقوق اس طرح ہیں، جس طرح باپ کے حقوق اس کے بیٹے پر ہوتے ہیں"۔

اسی طرح چھوٹے بہن بھائیوں کے بڑے بہن بھائیوں پر بھی حقوق ہیں۔ بڑے بہن بھائیوں پر ضروری ہے کہ

• وہ اپنے چھوٹوں سے باپ کی طرح شفقت اور محبّت سے پیش آئیں • ان کی ضرورتوں کا ہر وقت خیال رکھیں • والدین کے بعد ان کی تعلیم و تربیت کا پورا بندوبست کریں • باپ کی ملکیت میں جو چھوٹے بہن بھائیوں کا حصہ بنتا ہے، بڑے بہن بھائی صحیح طور پر ملکیت میں سے ان کا حصہ تقسیم کر کے ان کے حوالے کریں۔

ہمارے پیارے رسول اللہ حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ہے کہ" جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا ادب نہ کرے، وہ ہم میں سے نہیں ہے"۔

پیارے بچو! آپ کو معلوم ہوا کہ بڑے بہن بھائیوں کے چھوٹے بہن بھائیوں پر اور چھوٹے بہن بھائیوں کے بڑے بہن بھائیوں پر کس قدر حقوق ہیں۔ اس لئے ہم کو چاہیے کہ یہ تمام حقوق بجالائیں اور اچھے تعلّقات قائم کریں، تاکہ ہم حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اچھے امتی بن سکیں۔

۲- رشتہ داروں کے ساتھ اچھے تعلقات

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کے پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- والدین کے ادب واحترام اور حقوق کو جان سکیں گے
- رشتہ داروں کے ساتھ ہر وقت اچھے تعلقات قائم کر سکیں گے

اسلام نے رشتہ داروں کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کرنے پر زور دیا ہے۔ رشتہ داروں میں سب سے قریبی رشتہ والدین کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں والدین کے ساتھ اچھے سلوک کو اتنی اہمیت دی ہے کہ اس کا ذکر اپنی عبادت کے حکم کے ساتھ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "اور تمھارے پروردگار نے حکم کیا کہ تم اس (اللہ تعالیٰ) کی عبادت کے سوا کسی کی بھی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو" (الاسراء: ۲۳)

حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے والدین کے ساتھ اچھے تعلقات پر بڑی تاکید فرمائی ہے۔ ایک دفعہ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ وہ خوار ہوا، وہ خوار ہوا وہ خوار ہوا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا کون یا رسول اللہ؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ وہ جس نے ماں باپ کو یا ان میں سے کسی بھی ایک کو بوڑھاپے کی حالت میں پایا، پھر ان کی خدمت کرکے جنت حاصل نہ کی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ فرمایا: ماؤں کے پاؤں کے نیچے جنت ہے۔ ایک دوسرے موقع پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: رب کی خوشنودی باپ کی خوشنودی میں ہے۔

والدین کے ساتھ اچھے تعلقات کے چند نکات

- والدین کا ہمیشہ کہا مانیں۔
- والدین کے ساتھ ادب واحترام کے ساتھ بیٹھیں اور بات چیت نرم لہجے میں کریں۔
- چلنے کے وقت اپنے والدین سے پیچھے چلیں۔
- والدین کی ہر جائز حاجت پوری کرنے کی کوشش کریں۔
- بڑھاپے کی حالت میں خود ان کی خدمت کریں۔

دوسرے رشتہ داروں میں چچا، چچی، بھانجا، بھانجی، بھتیجا، بھتیجی، پھوپھی، ماموں، خالہ، خالو اور ان کی اولاد وغیرہ سب شامل ہیں۔ ان سب کے ساتھ اسلام نے ہمیں اچھے تعلقات قائم کرنے کا حکم دیا ہے۔ ان کے بڑوں سے ادب واحترام سے پیش آنا اور ان کے چھوٹوں سے شفقت اور پیار کا برتاؤ کرنا اسلامی فریضہ ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

"رشتہ داروں کا حق ادا کرو"۔ مطلب یہ ہے کہ ان کے ساتھ بھلائی کرتے رہو اور ایسا برتاؤ کرو، جس

سے رشتہ مضبوط سے مضبوط تر ہوتا جائے۔ اگر ان کو کوئی حاجت ہے، تو ان کی حاجت پوری کرو۔

اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو کچھ خرچ کریں، وہ پہلے رشتہ داروں پر خرچ کرو۔ ہمارے پیارے نبی حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ چچا اور باپ ایک درخت کے تنے کی دو شاخیں ہیں۔ یعنی چچا گویا باپ ہی ہے۔ اس کے حقوق باپ والے ہی ہیں۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ہے کہ "رشتہ داروں کے ساتھ اچھے تعلقات سے تین فائدے ہوتے ہیں۔ (۱) دولت میں ضافہ ہوتا ہے۔ (۲) آپس کی محبّت میں اضافہ ہوتا ہے۔ (۳) عمر میں اضافہ ہوتا ہے"۔

پیارے بچو! آپ کو معلوم ہوا کہ رشتہ داروں کے بڑے حقوق ہیں، جن میں ان کے ساتھ محبت و شفقت، ان کا ادب واحترام اور ان کی حاجت روائی شامل ہیں۔ اگر ہم ان کے ساتھ اچھے تعلّقات قائم رکھیں گے اور ان کے حقوق پورا کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے تو دنیا میں بھی ہماری عزت و آبرو اور طاقت میں اضافہ ہوگا۔ اسی طرح آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے سرخرو بن جائیں گے۔

سرگرمی برائے طلبہ/طالبات	طلبہ وطالبات اپنے والدین سے اچھے تعلقات پر مبنی مزید پانچ نکات اپنی کاپیوں میں تحریر کریں۔

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے جوابات دیں۔

۱۔ حقوق کے اعتبار سے والدین کے رشتے کے بعد کون سا رشتہ زیادہ حقدار ہے؟

۲۔ بڑے بہن بھائیوں کے چھوٹے بہن بھائیوں پر کیا حقوق ہیں؟

۳۔ حضورِ اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے چھوٹے بھائی بہنوں کے بڑے بھائی بہنوں پر حقوق کن الفاظ میں بیان کیے ہیں؟

۲۔ خالی جگہیں پُر کریں

(الف) اسلام نے لوگوں کے ساتھ اچھے .... کا حکم فرمایا ہے۔

(ب) بہن بھائیوں کے ایک دوسرے پر .... ہیں۔

(ج) چھوٹے بہن بھائی بڑے بہن بھائیوں کا .... کریں۔

(د) ہمارے پیارے رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے کہ جو ہمارے .... پر رحم نہ کرے، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۳۔ درست جملوں کے سامنے ☑ اور غلط جملوں کے سامنے ☒ کا نشان لگائیں۔

جملے	درست	غلط
۱۔ رشتہ داروں میں صرف چچا اور چچی شامل ہیں۔		
۲۔ اگر رشتہ دار کو کوئی جائز حاجت ہے تو ان کی حاجت پوری کرو۔		
۳۔ اللہ تعالٰی کی راہ میں جو کچھ خرچ کیا جائے، پہلے غیر رشتہ دار لوگوں کو دیا جائے، اس کے بعد رشتہ داروں کا حق ہے۔		
۴۔ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک درخت کے تنے کی دو شاخیں باپ اور چچا کو قرار دیا ہے۔		

ہدایت برائے اساتذہ

اساتذہ کو چاہیے کہ وہ طلبہ و طالبات کو بڑوں کے ساتھ اچھے تعلقات اور آداب بجالانے کی ہمیشہ تلقین کرتے رہیں۔ اور ایک دوسرے کی مدد سے نکات مرتب کروا کر بورڈ پر تحریر کروائیں۔

۳۔ پڑوسیوں اور ساتھیوں کے ساتھ اچھے تعلّقات

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کے پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات اس قابل ہوجائیں گے کہ وہ:
- پڑوسیوں اور ساتھیوں کے ساتھ اچھے تعلقات کے بارے میں جان سکیں۔
- روزمرہ کی زندگی میں اچھے تعلقات کو اپنا سکیں۔

ہمسایہ اور پڑوسی وہ لوگ ہیں جو ایک دوسے کے قریب رہتے ہیں۔ اسلام نے حکم فرمایا ہے کہ پڑوسیوں اور ساتھیوں کے ساتھ اچھے تعلقّات قائم کیے جائیں۔ قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں پڑوسیوں اور ساتھیوں کے بہت زیادہ حقوق ذکر کیے گئے ہیں۔ ان حقوق کے بجالانے سے لوگوں کے درمیان محبت اور بھائی چارہ قائم ہوگا اور وہ امن و اطمینان کے ساتھ اپنی زندگی گزار سکیں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسانی آبادی میں گھر والوں کے بعد سب سے زیادہ پڑوسیوں اور ساتھیوں سے ہی واسطہ پڑتا ہے۔ اگر پڑوسی اور ساتھی آپس میں بھائیوں کی طرح پیار اور محبّت سے رہیں، تو ایک دوسرے کی مدد سے کافی مُشکلات اور پریشانیاں دور ہو جاتی ہیں۔ اگر ان کے درمیان لڑائی جھگڑا رہے گا تو ان کی زندگی ان کے لئے مصیبت بن جائے گی اور ایک دوسرے کے قریب نہیں رہ سکیں گے۔

ساتھی چوں کہ کچھ وقت کے لئے ساتھ رہنے والے ہوتے ہیں اس لئے وہ بھی پڑوسی ہیں اور ان کے پڑوسیوں والے ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تین قسم کے پڑوسی بیان کیے ہیں اور ان تینوں کے حقوق بجالانے اور ان کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ (۱) پڑوسی جو رشتہ دار ہو (۲) پڑوسی جو غیر رشتہ دار ہو (۳) وہ لوگ جو تھوڑے وقت کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ رہنے والے ہوں۔ ان میں ایک کلاس یا ایک اسکول میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ اور ایک پیشے سے تعلق رکھنے والے لوگ یہ سب آجاتے ہیں۔ عارضی طور پر کچھ وقت کے لئے ساتھ رہنے والوں کو قرآن مجید نے پڑوسیوں میں شمار کیا ہے اور ان کے حقوق پڑوسیوں والے ذکر کیے گئے ہیں۔ پڑوسیوں میں غیر مذہب والے لوگ بھی آجاتے ہیں۔ ان کے حقوق بھی وہی ہیں، جو مسلمان پڑوسیوں کے ہیں۔ اگر وہ مالی طور پر پریشان ہوں تو ان کی مدد کی جائے گی۔ بیمار ہونے کی صورت میں ان کی طبع پرسی کی جائے گی۔ خوشی اور بیماری کے موقعوں پر بھی مسلمانوں کی طرح ان کا ساتھ دیا جائے گا۔

حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ "وہ آدمی مجھ پر ایمان نہیں لایا (اور وہ میری جماعت میں نہیں ہے) جو ایسی حالت میں اپنا پیٹ بھر کے رات کو (بے فکری سے) سو جائے کہ اس کے برابر رہنے والا پڑوسی بھوکا ہو اور اس آدمی کو اس کے بھوکے ہونے کی

خبر ہو"۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ "جب سالن پکاؤ تو پانی تھوڑا زیادہ کیا کرو"۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے سامنے کسی محفل میں ایک عورت کا ذکر ہوا کہ وہ ایسی نیک ہے کہ دن میں ہمیشہ روزہ رکھتی ہے اور رات بھر نماز پڑھتی رہتی ہے، مگر وہ پڑوسیوں کو تنگ کرتی ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ "وہ دوزخ میں جائے گی"۔

حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "وہ آدمی جنت میں داخل نہ ہوگا جس کی شرارتوں اور ایذا رسانیوں سے اس کے پڑوسی محفوظ نہ ہوں"۔

پیارے بچو! ہمیں اس سبق سے معلوم ہوا کہ سب انسانوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیے، لیکن خاص طور پر پڑوسیوں اور ساتھیوں کے ساتھ اچھے ناتے رکھنے چاہئیں، تو ہماری دنیا میں بھی ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور ہمدردی پیدا ہوگی اور اللہ تعالیٰ بھی راضی ہوگا۔

سرگرمی برائے طلبہ وطالبات	طلبہ کمرۂ جماعت میں ہمسایوں اور ساتھیوں کے ساتھ اچھے تعلقات پر پانچ نکات تحریر کریں۔

مشق

درج ذیل سوالات کے جوابات دیں۔

۱- ۱- انسانی آبادی میں گھر والوں کے بعد سب سے زیادہ کن لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے؟

۲- عارضی طور پر ساتھ رہنے والوں کے حقوق کن لوگوں کے حقوق کی طرح ہوتے ہیں؟

۳- قرآن مجید میں پڑوسیوں کی کتنی اقسام بیان کی گئی ہیں؟

۴- حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کس عورت کے بارے میں فرمایا کہ وہ دوزخ میں جائے گی؟

۲- خالی جگہیں پر کریں۔

(الف) قرآن مجید اور احادیث نبوی میں .... کے حقوق ذکر کیے گئے ہیں۔

(ب) اگر ان کے درمیان .... رہے گا تو ان کی زندگی ان کے لئے مصیبت بن جائے گی۔

(ج) ساتھی چوں کہ کچھ وقت کے لئے .... رہنے والے ہوتے ہیں، اس لئے وہ بھی پڑوسی ہیں۔

(د) وہ شخص ...... کہلانے کا حق نہیں رکھتا، جو خود تو پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا پڑوسی بھوکا رہے۔

۳- درست جملوں کے سامنے ☑ اور غلط جملوں کے سامنے ☒ کا نشان لگائیں۔

جملے	درست	غلط
۱- انسانی آبادی میں گھر والوں کے بعد رشتہ داروں سے واسطہ پڑتا ہے۔		
۲- طلبہ اور ایک پیشے سے تعلّق رکھنے والے لوگ بھی پڑوسی ہیں۔		
۳- حضور اکرم صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ جب سالن پکاؤ تو پانی تھوڑا زیادہ کیا کرو۔		
۴- اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں چار قسم کے پڑوسی بیان کیے ہیں۔		

ہدایت برائے اساتذہ

اساتذہ کو چاہیے کہ وہ طلبہ و طالبات کو بڑوں کے ساتھ اچھے تعلقات اور آداب بجالانے کی ہمیشہ تلقین کرتے رہیں۔ اور ایک دوسرے کی مدد سے نکات مرتب کروا کر بورڈ پر تحریر کر کے طلبہ کو کاپیوں میں لکھنے کا کہیں۔

۴- جھوٹ سے اجتناب

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کے پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات اس قابل ہوجائیں گے کہ وہ:

- جھوٹ کی مذمت/قباحت اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جان سکیں۔
- جھوٹ کے معاشرتی نقصانات جان کر اجتناب کی کوشش کرسکیں۔

اسلام میں انسان کی بُری عادتوں میں سے سب سے زیادہ بُری عادت جھوٹ ہے۔ جھوٹ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ اس لئے اسلام نے جھوٹ کو انتہائی بُری عادتوں میں شمار کیا ہے۔ جھوٹ کے مقابلے میں سچائی ہے۔ سچ بولنا اچھی عادتوں میں سب سے زیادہ اچھی عادت ہے اور سچ بولنا ہر نبی کی اولین صفت ہے۔ کوئی بھی نبی جھوٹ نہیں بول سکتا۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں جھوٹ بولنے والوں سے متعلق فرماتا ہے "جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے"

حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے جھوٹ سے اجتناب اور سچائی کو اختیار کرنے کے بارے میں بڑی تاکید فرمائی ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ جھوٹ بولنا مُنافق کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ مؤمن کا جھوٹ سے کوئی تعلق نہیں۔ مطلب یہ کہ مؤمن جھوٹ نہیں بول سکتا۔ جھوٹ بولنا نہایت بری عادت اور گناہ ہے۔

حدیث پاک میں ہے کہ تم سچ بولنے کے پابند رہو کیونکہ سچ بولنا نیکی کا راستہ دکھاتا ہے اور سچ اور نیکی دونوں جنت میں لے جاتے ہیں اور جھوٹ بولنے سے بچا کرو کیونکہ جھوٹ بولنا برائی کا راستہ دکھاتا ہے اور جھوٹ اور برائی دونوں جہنم میں لے جاتے ہیں۔

جُھوٹ کے نقصانات

- جھوٹ بولنے کی وجہ سے لوگوں کا اعتبار جھوٹے آدمی سے اُٹھ جاتا ہے۔
- دنیاوی مُعاملات میں اس کی ساکھ ختم ہو جاتی ہے۔
- کوئی بھی اس پر اعتبار نہیں کرتا۔

اسی طرح کوئی بھی شاگرد اگر جھوٹ بولتا ہے تو کلاس کے ساتھیوں کی نظر میں کوئی عزت نہیں رہتی۔ اُستاد بھی اسے عزّت اور شفقت کی نگاہ سے نہیں دیکھا کرتے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی گناہ گار ہوتا ہے۔

پیارے بچو! ہمیں چاہیے کہ ہم جھوٹ سے اجتناب کرتے رہیں اور ہمیشہ سچ بولنے کی کوشش کریں۔ اس لئے کہ سچ بولنے میں وقتی طور پر تکلیف تو آسکتی ہے، مگر بالآخر اس کا پھل اور نتیجہ میٹھا ہوتا ہے۔ ہم یہ عہد کرلیں کہ کبھی بھی جھوٹ نہیں بولیں گے اور کبھی بھی سچ کا دامن اپنے ہاتھ سے نہیں چھوڑیں گے۔

سرگرمی برائے طلبہ وطالبات: جھوٹ کے نقصانات اپنے ماحول سے تلاش کریں۔

مشق

۱- درج ذیل سوالات کے جوابات دیں۔

۱- جھوٹ کے مقابلے میں کون سا لفظ آتا ہے؟

۲- اللہ تعالیٰ نے جھوٹ کے متعلق کیا فرمایا ہے؟

۳- جھوٹ بولنے کے کیا نقصانات ہیں؟

۴- جھوٹ بولنا کس کی نشانی ہے؟

۲- خالی جگہیں پُر کریں۔

(الف) اسلام نے جھوٹ کو انتہائی بری .... میں شمار کیا ہے۔

(ب) سچ بولنا.................. کا راستہ دکھاتا ہے۔

(ج) مؤمن کا .... سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

(د) .... بھی عزت اور پیار کی نگاہ سے نہیں دیکھتے ہیں۔

ہدایت برائے اساتذہ

طلبہ وطالبات کو درس گاہ میں جھوٹ بولنے کے نقصانات کے بارے میں سچے واقعات سُنائیں تاکہ بچوں کے اندر جھوٹ بولنے سے پرہیز کرنے کی عادت مضبوط ہو جائے اور سچ سے متعلق کہاوتیں بورڈ پر لکھوائیں۔

۵- چوری سے اجتناب

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کے پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- چوری کا مفہوم جان سکیں۔
- چوری کے نقصانات جان کر اجتناب کی کوشش کر سکیں۔

گندی عادتوں میں سے ایک عادت چوری بھی ہے۔ یہ ایک نہایت بُرا عمل ہے۔
چوری کا مطلب ہے کسی کی کوئی رکھی ہوئی محفوظ چیز اس کی اجازت کے بغیر اٹھالینا یا استعمال کرنا۔
ہر معاشرے اور تمام مذاہب میں چوری ایک نہایت برا عمل ہے۔ اسلام نے اس عمل کے لئے ایک بڑی سزا مقرّر کی ہے۔

چوری کے نقصانات:

چوری کرنا ظاہر میں تو ایک بُرا عمل ہے، مگر حقیقت میں اس ایک بُرے عمل میں بہت سی دوسری بھی بُرائیاں چُھپی ہوئی ہیں • وہ اس طرح کہ محنت ایک کرتا ہے، مگر چور بغیر محنت کئے، چوری کرکے اس چیز سے نفع حاصل کرتا ہے • دوسری بُرائی یہ ہے کہ مالک کی اجازت کے بغیر اُس کے مکان اور گھر میں داخل ہوتا ہے ۔ اجازت حاصل نے کے بغیر کسی کے مکان میں داخل ہونا ایک نہایت بُرا عمل ہے۔

ہمارے پیارے نبی حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے دوسری معاشرتی بُرائیوں کے مٹانے کی طرح چوری کے مٹانے کی بھی کوشش فرمائی ۔
حضور اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے چوری کی قباحت اور برائی بیان کرتے ہوئے یہاں تک فرمایا کہ "چور جب چوری کرتا ہے تو اس وقت میں اس کا ایمان نہیں رہتا"۔

پیارے بچو! ہمیں معلوم ہوا کہ چوری انتہائی خراب عادت ہے، جس سے چوری کرنے والا مُعاشرے میں خوار ہو جاتا ہے۔ ہر ایک اس کو "چور" کے لقب سے پکارتا ہے۔ یہ کتنا بُرا لقب ہے! اس لئے ہم اس بُری عادت سے بچنے کی کوشش کریں اور دوسروں کو بھی اس بُری عادت سے بچنے کی ہدایت کرتے رہیں، تاکہ ہمارا مُعاشرہ امن و سلامتی کا گہوارا بن جائے۔ ہر ایک سکون سے زندگی گزار سکے۔

سرگرمی برائے طلبہ وطالبات طلبہ وطالبات اپنے گھر سے چوری کے مزید تین نقصانات لکھ کر آئیں۔

مشق

۱- درج ذیل سوالات کے جوابات دیں۔

۱- چوری کسے کہتے ہیں؟

۲- حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے چور کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟

۳- ہمارا مُعاشرہ امن و سلامتی کا گہوارا کس طرح بن سکتا ہے؟

۲- خالی جگہیں پُر کریں۔

(الف) چوری کے برے عمل میں در حقیقت بہت سی دوسری .... چھپی ہوئی ہیں۔

(ب) اجازت حاصل کرنے کے بغیر کسی کے مکان میں .... ہونا ایک نہایت برا عمل ہے۔

(ج) ہر معاشرے اور تمام مذاہب میں .... ایک نہایت برا عمل ہے۔

۳- کالم ۱-کو مناسب الفاظ کے ساتھ کالم-۲ سے ملا کر جملے مکمل کریں۔

کالم-۱	کالم-۲
۱۔ چوری ایک	ایک بڑی سزا مقرر کی ہے۔
۲۔ چور جب چوری کرتا ہے تو اس وقت میں	بُرا عمل ہے۔
۳۔ اسلام نے چور کیلئے	اس کا ایمان نہیں رہتا۔

ہدایت برائے اساتذہ

درس گاہ میں چوری کرنے کے نقصانات کے بارے میں معاشرے میں سے ایک یا دو سچے واقعات سنائیں تاکہ بچوں و بچیوں کے اندر چوری کرنے سے اجتناب کرنے کی عادت مضبوط ہو جائے۔

٦- غِیبت اور بہتان سے اجتناب

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کے پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات اس قابل ہوجائیں گے کہ وہ:

- غیبت اور بہتان کے معنیٰ ومفہوم کو جان سکیں۔
- روزمرہ کی زندگی میں غیبت اور بہتان سے اجتناب کی کوشش کرسکیں۔

غِیبت: معاشرے میں لوگوں کے اندر بہت سی خراب عادات پائی جاتی ہیں، جن میں سے غیبت کرنا اور بہتان بازی بھی ہے۔

غیبت کے معنی ہیں کسی شخص کی غیر موجودگی میں اس کی بُرائی بیان کرنا۔

بُہتان: بُہتان کا مطلب ہے کہ کسی شخص پر جھوٹی تہمت لگانا۔

اسلام میں یہ دونوں عادتیں نہایت خراب ہیں، مگر کسی پر بُہتان باندھنا غیبت کے مقابلے میں زیادہ خطرناک اور بُرا ہے۔ ان دونوں عملوں سے دوسرے کی دل آزاری ہوتی ہے۔

دوسرے شخص کی دل آزاری اور اس کی عزّت کو ٹھیس پہنچانا اللہ تعالیٰ کے ہاں ناقابلِ معافی عمل ہے۔ اس لئے غیبت اور بہتان کو اسلام نے بڑا گناہ قرار دیا ہے۔ کسی کی غیبت اور کسی پر بہتان باندھنے کی صورتوں میں اللہ تعالیٰ یہ گناہ اس وقت تک معاف نہیں کرتا، جب تک جس شخص کی دل آزاری کی گئی ہے، وہ معاف نہ کرے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ: کسی کی غیبت کرنا اس طرح ہے، گویا غیبت کرنے والے نے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھایا۔ تم میں سے کون ہے، جو اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے۔ (سورۃ الحجرات:۱۲)

قرآن مجید کے اس فرمان سے معلوم ہوا کہ غیبت کرنا کتنا بُرا عمل ہے۔

- غیبت کرنا صرف زبان سے کسی کی بُرائی بیان کرنے کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ کسی شخص کے عیب ظاہر کرنے کے لئے آنکھوں سے اشارہ کرنا اور ہاتھوں کے ذریعے نقل اتارنا بھی غیبت ہے۔
- کسی پر بُہتان بازی کرنے سے اور لوگوں کے سامنے اس کی عزّت کو خراب کرنے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔ اس لئے کہ اس سے کسی شخص کی دل آزاری ہوتی ہے۔

پیارے بچو! ہمیں معلوم ہوا کہ غیبت اور بُہتان یہ دونوں عادتیں ہیں، جن سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔ عام طور پر کچھ مجلسیں غیبت اور بہتان سے خالی نہیں ہوتیں۔ اپنے ساتھیوں، دوستوں اور کلاس میں ساتھ پڑھنے والوں کی غیبت کی جاتی ہے اور ان پر بُہتان باندھے جاتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ان بُری عادتوں سے بچیں اور ایسے کام کرتے رہیں، جن سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ راضی ہوں۔

سرگرمی برائے طلبہ/طالبات	طلبہ اپنے ماحول میں سے غیبت کرنے اور بہتان لگانے کے بارے میں کسی کی خواری ہونے کا نقصان لکھ کر آئیں۔

مشق

۱- درج ذیل سوالات کے جوابات دیں۔

۱- غیبت کے کیا معنی ہیں؟

۲- بُہتان کا کیا مطلب ہے؟

۳- غیبت اور بہتان میں کیا فرق ہے ؟

۲- خالی جگہیں پُر کریں۔

(الف) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم میں سے کون ہے جو اپنے مردہ ......کا گوشت کھانا پسند کرے؟

(ب) قرآن مجید کے اس فرمان سے معلوم ہوا کہ .... کتنا بُرا عمل ہے۔

(ج) کسی کی غیر موجودگی میں برائی بیان کرنا.......... ہے۔

۳- درست جواب پر ☑ کا نشان لگائیں۔

۱- غیبت اور بُہتان ان دونوں عملوں سے دوسرے کی ہوتی ہے:

(الف) دل آزاری (ب) پریشانی (ج) نفرت

۲- کسی پر بُہتان بازی کے عمل سے اللہ تعالیٰ اس بندے سے ہوتے ہیں:

(الف) ناراض (ب) مہربان (ج) راضی

۳۔ کسی کی نقل اُتارنے کے لئے لنگڑا کر چلنا:

(الف) بہتان ہے (ب) غیبت ہے (ج) شکایت ہے

۴۔ دوسرے شخص کی دل آزاری اور اس کی عزّت کو ٹھیس پہنچانا اللہ تعالیٰ کے ہاں عمل ہے:

(الف) قابلِ معافی (ب) ناقابلِ معافی (ج) ہلکے گناہ والا عمل

۴۔ درست جملوں کے سامنے ☑ اور غلط جملوں کے سامنے ☒ کا نشان لگائیں۔

جملے	درست	غلط
۱۔ بہتان باندھنے کے مقابلے میں کسی کی غیبت کرنا زیادہ خطرناک ہے۔		
۲۔ اللہ تعالیٰ یہ دونوں گناہ اس وقت تک معاف نہیں کرتا، جب تک جس کی دل آزاری کی گئی ہے، وہ معاف نہیں کرتا۔		
۳۔ غیبت صرف زبان سے ہوتی ہے۔		
۴۔ غیبت کرنے کی اللہ تعالیٰ نے مثال مُردہ بھائی کے گوشت کھانے سے دی ہے۔		

ہدایت برائے اساتذہ

غیبت کرنے اور بہتان لگانے سے ماحول کے متاثر ہونے کے بارے میں طلبہ و طالبات کو آگاہ کریں۔

۷۔ گفتگو کے آداب

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کے پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات اس قابل ہوجائیں گے کہ وہ:

- آدابِ گفتگو کے اہم نکات جان سکیں۔
- روزمرہ زندگی میں آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے گفتگو کریں گے۔

اسلام نے مسلمانوں کو زندگی گزارنے کے لئے ہر میدان میں تعلیمات دی ہیں۔ ہمارا اٹھنا بیٹھنا ہو یا کھانا پینا، شادی غمی کے مسئلے ہوں یا معاملات اور معاشرت کے طور طریقے، سب میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرت طیبہ اور احکام موجود ہیں۔ ہمیں اسلام نے جس طرح کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے اور مجلس کے آداب سکھائے کے ہیں، اسی طرح گفتگو آداب کی بھی تعلیم دی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے گفتگو کرنے کا طریقہ سمجھاتے ہوئے قرآن مجید میں فرمایا ہے: قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا. (البقرہ:۸۳)

"اور لوگوں سے بہتر طریقے سے بات کرو"۔ مطلب یہ ہے کہ بات چیت نرم اور محبّت سے کریں، اس لئے کہ نرمی اور پیار سے گفتگو کرنا دوسرے کا دل نرم بنانے کے لئے ایک بڑا ذریعہ ہے۔ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بھی نرم آواز میں گفتگو فرماتے اور آہستہ آہستہ بولتے تھے۔ یہاں تک کہ اگر کوئی شخص الفاظ گننا چاہتا تو گن سکتا۔ بات کو سمجھانے کے لئے جہاں ضرورت ہوتی وہاں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تین بار تکرار فرماتے تھے۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی گفتگو ایسی صاف اور واضح ہوتی تھی کہ جسے ہر سننے والا سمجھ لیا کرتا تھا۔

آدابِ گفتگو:

- گفتگو نرم اور پیار سے کرنی چاہیے۔ گفتگو میں سختی نہیں ہونی چاہیے۔ سختی سے بات کرنا ادب کے خلاف ہے۔
- ہماری گفتگو میں مجلس میں بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے کسی پر بھی مخفی طور پر طعنہ زنی اور عزّت پر حملہ نہ ہو۔
- بات ظاہر میں اور اندر میں پیاری اور اچھی ہونی چاہیے۔
- باتیں ٹھیک ٹھیک اور انصاف والی ہونی چاہییں۔
- گفتگو موقع و محل کے لحاظ سے ہونی چاہیے۔ فضول اور تہذیب کے خلاف باتوں سے پرہیز کرنی چاہیے۔ اس صورت میں بات کرنے والے کو بدتہذیب اور بداخلاق سمجھا جاتا ہے۔
- جو بات مُنہ سے نکالی جائے، اس میں پہلے سوچنا چاہیے کہ یہ بات مجلس کے مُناسب ہے یا نہیں، تاکہ بعد میں پشیمانی نہ ہو۔
- گفتگو ضرورت کے مطابق ہونی چاہیے، خواہ مخواہ بات کو طول دینا ادب کے خلاف ہے۔

- اگر گفتگو اپنے سے عمر میں بڑوں سے ہو، تو بڑوں کے احترام اور ادب کو لحاظ میں رکھتے ہوئے ادب سے گفتگو کرنی چاہیے۔
- گفتگو کرنے والے کی بات کو پوری توجہ سے اور غور سے سننا چاہیے۔

پیارے بچو! گفتگو کے آداب پڑھنے کے بعد اپنی گفتگو میں غور کریں کہ آپ کی گفتگو کیسی ہے۔ اگر یہاں پر دیے ہوئے آداب کے مطابق آپ کی گفتگو نہیں ہے تو ان آداب پر عمل کریں۔ ان آداب پر عمل نہ کرنے کی صورت میں "بے ادب کہا جائے گا"۔ یہ کتنا بُرا لقب ہے!

سرگرمی برائے طلبہ/طالبات

طلبہ/طالبات کو چاہیے کہ اپنی کلاس میں "آدابِ گفتگو" پر اپنے اساتذہ کی مدد سے ایک پروگرام منعقد کریں۔ اس پروگرام میں ایک بچہ والد کا کردار ادا کرے اور دوسرا بچہ بیٹے کا کردار ادا کرکے بڑوں سے گفتگو کے آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے گفتگو کرے۔

مشق

۱- درج ذیل سوالات کے جوابات دیں۔

۱- اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں گفتگو کا طریقہ سمجھاتے ہوئے کیا فرمایا ہے؟

۲- حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ گفتگو کس طرح فرماتے تھے؟

۳- نرم اور پیار سے گفتگو کرنا کس چیز کے لئے بڑا ذریعہ ہے؟

۴- اگر گفتگو بڑوں سے ہو تو کس طرح کرنی چاہیے؟

۲- خالی جگہیں پُر کریں۔

(الف) گفتگو میں .... نہیں ہونی چاہیے۔

(ب) فضول اور .... کے خلاف باتوں سے پرہیز کرنی چاہیے۔

(ج) گفتگو .... کے مطابق ہونی چاہیے۔

۳- درست جواب پر ☑ کا نشان لگائیں۔

۱- حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ گفتگو فرماتے تھے:

(الف) آہستہ آہستہ (ب) جلدی جلدی (ج) کبھی جلدی، کبھی آہستہ

۲- حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کسی بات کو سمجھانے کے لئے جہاں ضرورت ہوتی وہاں تکرار فرماتے تھے:

(الف) دو بار (ب) تین بار (ج) چار بار

ہدایت برائے اساتذہ

اساتذہ کمرہ جماعت میں اپنے طلبہ سے اٹھتے بیٹھتے اپنے ساتھیوں سے گفتگو کے آداب کو مدِنظر رکھنے کی تلقین کریں۔

باب پنجم

ہدایت کے سرچشمے / مشاہیرِ اسلام

۱- حضرت ابراہیم علیہ السّلام

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کے پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات اس قابل ہوجائیں گے کہ وہ:

- حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے حالات زندگی سے روشناس ہوسکیں۔
- حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے کوششیں اور آزمائشیں جان سکیں۔

وہ شہر جہاں پر حضرت ابراہیم علیہ السّلام پیدا ہوئے

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو ہدایت کے لئے جو رسول بھیجے، ان میں حضرت ابراہیم علیہ السّلام نہایت اہم مقام رکھتے ہیں، آپ علیہ السّلام عراق کے چھوٹے شہر ''اُر'' میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام آزر تھا۔ آزر بت پرست تھا۔ وہ بت بنایا کرتا تھا اور بت خانے کا انچارج تھا۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام سوچا کرتے تھے کہ جو بت ان کا باپ اپنے ہاتھ سے بناتا ہے، وہ ان کا خدا کیسے ہوسکتا ہے؟ ان کے شہر کے لوگ بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ آپ علیہ السّلام نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت سمجھانے کی کوشش فرمائی۔ آپ علیہ السّلام نے اپنے والد سے کہا ابا جان! آپ کیوں ان بتوں کو خدا سمجھتے ہیں، جو بول اور سن بھی نہیں سکتے۔ باپ آپ علیہ السّلام کی بات ماننے کے بجائے الٹا آپ کو ڈانٹنے لگا اور کہا کہ اے ابراہیم! اگر تو میرے دین کے خلاف چلے گا تو میں تجھے سزا دوں گا۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی خواہش تھی کہ وہ لوگوں کو اس بات پر قائل کریں کہ یہ بت کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں اس کام کے لئے ایک موقعہ دیا۔ ہوا یہ کہ شہر کے تمام لوگ ایک میلے میں شرکت کے لئے شہر سے باہر گئے۔ وہ شہر میں رک گئے۔ سب لوگوں کے میلے میں جانے کے بعد آپ علیہ السّلام بت خانے میں گئے، وہاں ایک بڑا بت اور کئی چھوٹے بت تھے۔ آپ علیہ السّلام نے کلہاڑا لے کر سب چھوٹے بتوں کو توڑ پھوڑ دیا اور کلہاڑا

بڑے بت کے ہاتھ میں لٹکا دیا۔

جب لوگ میلے سے واپس آئے اور بت خانے میں گئے تو اپنے بتوں کا یہ حشر دیکھ کر بہت غصہ ہوئے ۔ جب انھیں اندازہ ہوا کہ یہ کام حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے کیا ہے تو قوم کے لوگوں نے انھیں بلایا اور پوچھا کہ بتوں کو کس نے توڑا ہے ؟ آپ علیہ السّلام نے جواب دیا کہ بڑے بت سے پوچھو۔ انھوں نے کہا کہ تمھیں تو معلوم ہے کہ یہ بت بول نہیں سکتے۔ آپ علیہ السّلام نے فرمایا کہ تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنے بے بس بتوں کی عبادت کرتے ہو؟ لوگ آپ علیہ السّلام کی یہ بات سن کر شرمندہ تو ہوئے۔ لیکن بت پرستی پر اڑے رہے اور فیصلہ کیا کہ لکڑیاں جمع کی جائیں اور ان میں آگ جلانے کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو جلتی ہوئی آگ میں پھینکا جائے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو اس جلتی ہوئی آگ میں پھینکا گیا۔ لیکن جب آپ علیہ السّلام کو آگ میں پھینکا گیا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السّلام کو بچا لیا۔ آگ سے نکلنے کے بعد بھی حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے توحید کی تبلیغ جاری رکھی۔

مقامِ ابراہیم: حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے قدم مبارک کے نشانات جو کعبۃ اللہ شریف کے قریب واقع ہیں۔

آخر جب اپنے وطن میں ان کی مخالفت بڑھتی گئی اور لوگ درپے آزار ہوئے تو وہ اپنی بیوی سارہ اور اپنے بھتیجے حضرت لوط علیہ السّلام کے ساتھ شام کی طرف روانہ ہوئے اور مقام کنعان (فلسطین) میں جا کر مقیم ہوئے وہاں کچھ ایسی برکت ہوئی کہ آپ بڑے مال دار ہو گئے اور ہزاروں مویشی جمع ہو گئے۔ آپ کی اولاد میں حضرت اسحاق علیہ السّلام اسی علاقے کے ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے دوسرے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السّلام نے مکہ مکرمہ میں رہائش اختیار کی اور انھی کی اولاد میں سے ہمارے پیارے نبی حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تشریف لائے۔ ہم عید الاضحیٰ کے دن قربانی کرتے ہیں، وہ بھی حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی سنت کی یادگار ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خانہ کعبہ کی تعمیر کا حکم ہوا۔ آپ علیہ السّلام نے حضرت اسماعیل علیہ السّلام کے ساتھ مل کر خانہ کعبہ کی تعمیر کی۔

پیارے بچو! حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے اللہ تعالیٰ کی توحید کی اشاعت کے سلسلے میں بڑی تکالیف برداشت کیں۔ یہاں تک کہ ان کو جلتی ہوئی آگ میں ڈالا گیا۔ آپ علیہ السّلام نے ان تکالیف کو برداشت کیا اور بڑا صبر کیا۔ اسی طرح ہمیں بھی چاہیے کہ دین اسلام کے لئے آنے والی تکالیف پر صبر کریں، تاکہ اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو جائے۔

سرگرمی برائے طلبہ وطالبات

طلبہ وطالبات ایک دوسرے کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ درس گاہ میں سنائیں۔

مشق

۱- درج ذیل سوالات کے جوابات دیں۔

۱- حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے والد کیا کام کرتے تھے؟

۲- حضرت ابراہیم علیہ السّلام کیا سوچا کرتے تھے؟

۳- سب لوگ جب میلے میں گئے تو حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے کیا کام کیا؟

۲- خالی جگہیں پُر کریں۔

(الف) حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کی.......... سمجھانے کے لئے کوشش فرمائی۔

(ب) حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے کلہاڑا لے کر سب چھوٹے........... کو توڑ پھوڑ دیا۔

(ج) لوگ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی بات سن کر شرمندہ تو ہوئے لیکن........ پر اڑے رہے۔

۳- درست جواب پر ☑ کا نشان لگائیں۔

۱- حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے والد کا نام تھا؟

(الف) آزر۔ (ب) عبد العزیٰ۔ (ج) عبد الکعبہ۔

۲- لوگوں کے میلے میں جانے کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے؟

(الف) صرف بڑے بت کو توڑا۔ (ب) سب بتوں کو توڑا۔

(ج) صرف چھوٹے بتوں کو توڑا۔

۳- حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے چھوٹے بتوں کو توڑنے کے بعد کلہاڑا لٹکایا؟

(الف) بڑے بت کے ہاتھ میں۔ (ب) بڑے بت کے سامنے۔

(ج) چھوٹے بت کے گلے میں۔

ہدایت برائے اساتذہ

طلبہ و طالبات کو حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے بارے میں مزید معلومات فراہم کریں۔

۲- حضرت ابو بکر صِدّیق رضی اللہ عنہ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کے پڑھنے کے بعد طلبہ و طالبات اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی سے روشناس ہو سکیں۔
- حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دینی خدمات جان سکیں۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نام عبد اللہ اور والد کا نام عثمان تھا، جو ابو قحافہ کی کنیت سے مشہور تھے۔ آپ کی ولادت، ہجرت سے تقریباً پچاس برس پہلے ہوئی۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ عمدہ سیرت کے مالک تھے۔ آپ نیکی اور اچھے کردار کے اعلیٰ نمونہ تھے۔ لوگ ان کی نیکی کی وجہ سے ان کی بہت عزت کرتے تھے۔

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فوراً ایمان لائے۔ آپ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھیوں میں سب سے قریبی ساتھی تھے۔ سب سے پہلے معراج کے واقعے کی تصدیق حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہی کی تھی، جس پر حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ رضی اللہ عنہ کو "صدیق" کے لقب سے نوازا۔ صدیق کے معنی ہیں زیادہ تصدیق کرنے والا۔ آپ رضی اللہ عنہ اکثر نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ رہتے اور آپ رضی اللہ عنہ کا خیال رکھتے تھے۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا رشتہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے اور زیادہ قریب ہو گیا۔ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اکثر اپنے ساتھ رکھتے، یہاں تک کہ جب آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی کو اپنے ساتھ لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ تین دن اور تین راتیں غارِ ثور میں رہے۔

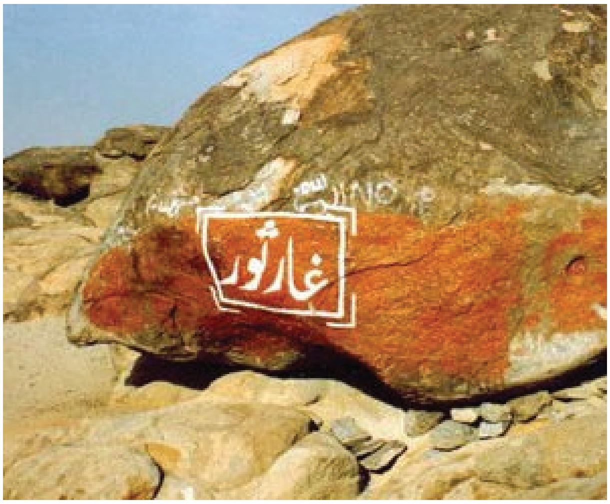

غارِ ثور، جس میں حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ تین دن اور تین راتیں قیام کیا۔

زندگی کے آخری دنوں میں جب حضور اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بہت بیمار ہو گئے تو آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنی جگہ حضرت ابوبکر صدیق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا، جس کی آپ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نے تعمیل کی۔

نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے وصال کے بعد صحابہ کرام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ نے آپ ہی کو خلیفہ اور حاکم چنا۔ حضرت ابوبکر صدیق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ غریبوں کی بہت خدمت کرتے تھے۔ مدینہ میں دو یتیم بچیاں رہتی تھیں۔ آپ صبح سویرے جا کر ان کی بکریوں کا دودھ دوہا کرتے تھے۔ خلیفہ بننے کے بعد بھی آپ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ان کی بکریوں کا دودھ دوہنے جاتے تھے۔

حضرت ابوبکر صدیق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ کپڑے کی تجارت کیا کرتے تھے، لیکن جب آپ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خلیفہ بنے تو یہ کام چھوڑنا پڑا۔ آپ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نے اپنا اتنا ہی وظیفہ مقرر فرمایا، جتنا مدینے کے ایک عام آدمی کا خرچہ تھا۔

حضرت ابوبکر صدیق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نے رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی طرح حکومت کرنے کی بے حد کوشش کی اور اسلام کی بنیاد مضبوط کی۔ سوا دو سال خلیفہ رہنے کے بعد ۲۲ جمادی الآخر ۱۳ ہجری میں ۶۳ سال کی عمر میں وصال فرما گئے۔ آپ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ کو ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا کے حجرے میں نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی قبر مبارک کے ساتھ دفن کیا گیا۔

نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ایک بار فرمایا کہ ہم پر جس جس نے احسان کیا، ہم نے اسے اس کے احسان کا بدلہ دے دیا، لیکن ابوبکر صدیق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ کے احسان کا بدلہ اللہ تعالیٰ آخرت میں دے گا۔

پیارے بچو! حضرت ابوبکر صدیق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نے دورانِ خلافت کس طرح غریبوں کی خدمت کی! ہمیں چاہیے کہ ہم حضور اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سیرتِ طیبہ اور مشاہیرِ اسلام کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کریں۔ اسی میں ہماری کامیابی کا راز ہے۔

سرگرمی برائے طلبہ و طالبات	طلبہ و طالبات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مختصر قصہ اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

مشق

۱- درج ذیل سوالات کے جوابات دیں۔

(۱) حضرت ابوبکر صدیق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ کس وقت ایمان لائے؟

(۲) حضرت ابوبکر صدیق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ کی اس صاحبزادی کا نام بتائیں جو حضور اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی زوجہ محترمہ تھیں؟

(۳) کس سفر میں حضور اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت ابوبکر صدیق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ کو اپنے ساتھ لیا؟

(۴) نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے وصال کے بعد صحابہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ نے کس صحابی کو خلیفہ اور حاکم چنا؟

۲- خالی جگہیں پُر کریں۔

(الف) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو .... اکثر اپنے ساتھ رکھتے تھے۔

(ب) جب حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ سخت بیمار ہوئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی جگہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو .... پڑھانے کا حکم دیا۔

(ج) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ .... کی تجارت کیا کرتے تھے۔

(د) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا انتقال .... سال کی عمر میں ہوا۔

۳- درست جواب پر ☑ کا نشان لگائیں۔

(۱) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا نام تھا:

(الف) عبد اللہ رضی اللہ عنہ۔ (ب) سعد رضی اللہ عنہ۔ (ج) طلحہ رضی اللہ عنہ۔

(۲) حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو لقب سے نوازا:

(الف) حواری۔ (ب) امین۔ (ج) صدیق۔

(۳) نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دعوتِ اسلام کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ایمان لائے:

(الف) ایک ماہ بعد۔ (ب) دو ہفتے بعد۔ (ج) فوراً۔

ہدایت برائے اساتذہ

طلبہ و طالبات کے درمیان حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عنوان پر ایک تقریری مقابلے کا اہتمام کریں۔

لُغات

الفاظ	معانی
باب اوّل: القرآن الکریم	
تعارُف	پہچان
مُقرّب	پیارا، نزدیک
مقصد (ج) مَقاصِد	مطلب
مَخرج (ج) مَخارِج	نکلنے کی جگہ
مُقطّعات	کٹے ہوئے
رمز (ج) رموز	اشارہ
وقف (ج) اَوقاف	ٹھہرنا
مَفہوم	سمجھ
مُجوّزہ	تجویز کیا ہوا
مُنتخب	چنی گئی
حلق	گلا
کَروٹ	پہلو، طرف
مُفرد	اکیلا، علیحدہ
مُرکّب	ملایا ہوا
آویزاں	لٹکائی
اِجراء	جاری کرنا، دہرانا
تلفّظ	لفظ کی ادائیگی
حِفظ	یاد کرنا
طیّبہ	پاک

الفاظ	معانی
باب دوم: ایمانیات و عبادات	
توحید	اللہ کو ایک ماننا
عَمَل (ج) اَعمال	کام
وَاقف	آگاہ، معلوم
راسخ	پکا، مضبوط، اٹل
رُوشناس	آگاہی، واقفیت
تلخی	کڑواہٹ، تیزی، دشمنی
ہمسایہ	پڑوسی
اِجتناب	بچنا
مُقدّس	پاکیزہ
اِحترام	عزت
عبادت (ج) عبادات	بندگی
اَعلٰی	بڑا، بلند
یکسوئی	اطمینان
عاجزی	انکساری
فَلاح	کامیابی
مَحبوب	پسندیدہ، پیاری
پُشت	پیٹھ
اِتّباع	فرمانبرداری
تعمیر کرنا	بنانا
پستی	کمینگی، نیچائی
اُسوۂ حَسَنہ	اچھا نمونہ
مُطہّر	پاک، صاف

الفاظ	معانی
باب سوم: سیرت طیّبہ	
اِختیار	پسند
مَشعلِ راہ	راستے کی روشنی
کِفالت	سنبھالنا
نوزائیدہ	نیا جنا ہوا
بطن	پیٹ
اِنتقال	وفات، جہان چھوڑنا
سپرد	حوالے
شَفقت	نرمی
حدیث (ج) احادیث	حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی فرمائی ہوئی بات
تِجارت	کاروبار
مُعاہدہ	اقرار نامہ
شہرت	مشہوری
تنصیب/نصب	لگانا، رکھنا
دانائی	سمجھ
بَصیرت	ہوشیاری
مَیلان	رجحان
باہمی	آپس میں
مُعاشرت	آپس میں مل جل کر زندگی گزارنا
نَجات	چھٹکارا
اَذِیّت	تکلیف
زَوجہ (ج) ازواج	بیوی، گھر والی
حائل	آڑے آنے والی
خلوَت نشینی	گوشہ نشینی، تنہائی
وِصال	مرجانا

الفاظ	معانی
باب چہارم: اَخلاق و آداب	
بجا لانا	ادا کرنا
تاکید	بار بار کہنا، مضبوط کرنا
حاجت روائی	ضرورت پوری کرنا
سرخرو	خوش
قَباحت	کوتاہی
گہوارا	جھولا (جگہ)
دل آزاری	دل کو تکلیف پہنچنا
ٹھیس	ٹھوکر
تکرار	بار بار کہنا
مخفی	چھپا ہوا
تہذیب	ادب، صفائی، آراستگی، شائستگی
طُول دینا	لمبا کرنا، بڑھانا
مُنعقد	قائم ہونا
مَلحوظ	سوچ میں رکھتے ہوئے
باب پنجم: ہدایت کے سرچشمے/مشاہیرِ اسلام	
سرچشمۂ ہدایت	جہاں سے ہدایت ملے
حُجرہ	چھوٹا کمرہ
مشہور (ج) مشاہیر	شہرت یافتہ
کاوش	کوشش
برداشت کرنا	سہنا، جھیلنا
وَحدانیت	اللہ تعالیٰ کو اکیلا ماننا
قائل	کہنے والا
حشر	جمع کرنا
تعمیل کرنا	عمل کرنا، حکم بجا لانا